از الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اللہ اکبر — غلام احمد قادیانی

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل

شرح چندہ پیشگی
سالانہ لعہ
ششماہی معہ
سہ ماہی ہے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴ | مورخہ یکم رمضان ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۱۹

Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ نومبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل بارہ بجے رات سفر سندھ سے واپس تشریف لائے۔ اس وقت احمدیہ چوک میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مقامی امیر۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب۔ ناظر صاحبان صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ اور بعض اور دوست موجود تھے۔ جنہیں حضور نے ازراہ نوازش شرف مصافحہ بخشا۔ بٹالہ سے آنے والی سڑک پر دور تک مسلم لیگ کور کے والنٹیئرز کا پہرہ کا انتظام قابل تعریف تھا۔ حضور کی صحت کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ بحمد اللہ صحت اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سفر سندھ سے قادیان میں تشریف آوری

۱۲۔ نومبر ۱۹۳۶ء کو احمد آباد اسٹیٹ سندھ میں احباب نے حضور کے لئے اونٹ کی سواری کا انتظام کیا۔ حضور نے قریباً دو میل سواری کی۔ اور اسے پسند فرمایا۔

۱۳۔ نومبر کو حضور بعد ادائیگی نماز جمعہ احمد آباد سے بذریعہ موٹر بنی سر سٹیشن پر تشریف لائے۔ اور گاڑی پر سوار ہو کر حضور کے میر پور خاص پہنچنے پر تین اشخاص نے بیعت کی سوا نو بجے کے قریب حضور حیدر آباد سندھ پہنچے۔ احمدی احباب دور دور سے حضور کی ملاقات کے لئے پہنچے ہوئے تھے پلیٹ فارم پر ہی مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور نے پڑھائیں اور حلقہ احباب میں تشریف فرما رہے۔ اس وقت دو اصحاب نے بیعت کی۔ شجاع آباد میں ملک حبیب الرحمٰن صاحب نے ڈی آئی برادر خورد ملک فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ مغربی افریقہ نے حضور کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ جس کی منظوری انہوں نے پہلے حاصل کر لی تھی۔ ملتان چھاؤنی پر بھی بہت سے احباب جماعت بغرض ملاقات حاضر تھے۔ جنہیں حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا اور حالات دریافت فرماتے رہے۔ خانیوال بھی جماعت کے بہت سے دوست ارد گرد دیہات سے حضور کی ملاقات کے لئے موجود تھے۔ حضور نے معہ جملہ احباب جماعت پلیٹ فارم پر نماز ظہر و عصر ادا فرمائی۔ جب گاڑی داؤ فتیانہ اور ہڑپہ کے درمیان پہنچی۔ تو اچانک نعرہ ہائے اللہ اکبر نے مسافروں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ غالباً چک نمبر ۱۱-۶ ایل کی جماعت کے بچے بوڑھے۔ جوان سب قطار باندھے حضور کی زیارت کے لئے کھڑے ہیں۔ کیونکہ کسی بالکل قریب کے سٹیشن پر سب حاضر نہ ہو سکتے تھے۔ انہوں نے ایک لمبے سفید کپڑے پر

مقدمہ قبرستان کی سماعت

گواہانِ صفائی کے بیانات

از رپورٹر الفضل

بٹالہ ۱۴ نومبر ۱۹۳۶ء آج پھر اس مقدمہ مندرجہ عنوان کی سماعت ہوئی۔ جملہ ملزمین معہ اپنے معزز وکلاء موجود تھے۔ آج صرف چار گواہوں کے بیانات ہوئے۔ جو درج ذیل ہیں۔ مزید سماعت کے لئے ۲۵ نومبر ۱۹۳۶ء تاریخ مقرر ہوئی۔ اور اس کے بعد یکم دسمبر۔

بیان گواہ صوفی محمد یعقوب صاحب

میں نور ہسپتال قادیان میں ڈسپنسر ہوں۔ ۱۶ جون کو رحمت اللہ شاکر ملزم مجھے نور ہسپتال میں قریباً ۷ بجے صبح ملا تھا۔ اپنی بیوی کیلئے دوائی لینے کے لئے آیا تھا۔ اس سے اگلے روز پھر رحمت اللہ شاکر مجھے ملا۔ اور کہا کہ میں کل ہسپتال میں آپ کے پاس تھا۔ مگر میرا نام بھی مارنے والوں میں بتایا جاتا ہے۔ ان ایام میں ہسپتال ۷ سے ۱۱ بجے تک کھلتا تھا۔

بجواب جرح مجھے یاد نہیں کہ اس روز اور کون کون مریض ہسپتال میں آئے۔ مجھے یاد نہیں کیا دوائی دی گئی تھی۔

بیان گواہ محمد علی کنسٹیبل ۲۳۴ سابق محرر چوکی قادیان

۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء تک میں قادیان میں تعینات تھا۔ میں قادیان چوکی کا ماہ جون کا روزنامچہ لایا ہوں ۱۵ جون ۱۹۳۶ء کی رپورٹ نمبر ۱۵ میری تحریر کردہ ہے۔ یہ درست ہے۔ جو عبدالرحمن ملزم نے تحریری طور پر دی تھی۔ اصل رپورٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز پولیس میں ہے۔ اسی روز سات بجے شام رپورٹ نمبر ۱۷ منگو نے تحریری طور پر چوکی میں دی تھی۔ جو میں نے روزنامچہ میں نقل کر دی۔ یہ صحیح ہے۔ اس روز ۹ بجے صبح ہیڈ کنسٹیبل اقبال سنگھ انچارج پولیس قادیان نے رپورٹ نمبر ۲۱ درج کرائی تھی۔ اور میں نے درج کی تھی یہ صحیح ہے۔

۱۷ جون ۱۹۳۶ء کو پونے چھ بجے میں نے رپورٹ نمبر ۱۷ صحیح طور پر حسن محمد کنسٹیبل کے بیان کے مطابق درج کی تھی۔ اس روز ساڑھے سات بجے صبح رپورٹ نمبر ۱۹ لالہ وزیر چند کے کہنے پر میں نے صحیح طور پر درج کی تھی۔

بیان گواہ محمد محسن صاحب

۱۶ جون ۱۹۳۶ء کو میں بھی قبرستان گیا تھا۔ ملزمان میں سے میں نے صرف مولوی عبدالرحمن جٹ کو دیکھا تھا۔ انہوں نے جنازہ پڑھایا تھا جب میں قبرستان کو جا رہا تھا۔ ملزم محمد ابراہیم مجھے ملا تھا۔ اس نے پوچھا کہ کیا جنازہ ہو گیا ہے میں نے کہا مجھے علم نہیں چل کر دیکھتے ہیں۔ میں اس وقت قبرستان سے دو تین گز کے فاصلہ پر تھا۔ میرے سامنے کوئی مار کٹائی نہیں ہوئی۔ میں جنازہ میں شریک ہوا تھا۔ قریباً آدھ گھنٹے کے بعد لوگ واپس آ گئے

میں مولوی عنایت اللہ احراری کو جانتا ہوں۔ قریباً آج سے ایک یا سوا ماہ قبل تک میں احراریوں کی تقریروں کے نوٹ لینے کے لئے مقرر تھا۔ میں اس تقریر کے پنسل کے اصل نوٹ لایا ہوں جو اس نے مسجد ارائیاں میں ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو کی تھی۔ اس کے بعد مہرالدین آتشباز نے تقریر کی۔ اس کے نوٹ بھی اس میں لکھے ہیں۔ جو میں اب پیش کرتا ہوں۔ اگزیبٹ D.S. وہی نوٹ ہیں۔ میں نے یہ صحیح طور پر لکھی ہے نشان زدہ حصہ مہرالدین کی تقریر کا اس قبرستان کے متعلق ہے۔

بجواب جرح۔ اس کام کے لئے مجھے پانچ روپے ماہوار الاونس ملتا تھا۔ میں ناظم خاص کے ماتحت تھا۔ نوٹ شارٹ ہینڈ میں نہیں لئے۔ میں نہیں کہہ سکتا فی منٹ کتنے لفظ لکھ سکتا ہوں۔ مہرالدین درمیانی رفتار سے تقریر کرتا ہے۔ ممکن ہے کوئی لفظ چھوٹ جاتا ہو۔ لیکن عام طور پر سب لکھ لیتا ہوں۔ یہ نوٹ نظامت خاص میں چلے جاتے ہیں۔ نوٹوں پر ناظم خاص کے دستخط نہیں ہیں۔ میں ان کو سرسری F کر کے بھیجتا تھا

بیان گواہ منشی محمد الدین صاحب

۱۵ جون کو پولیس نے مولوی عبداللطیف اور میاں خیرالدین ملزمان کا میرے ساتھ چالان زیر دفعہ ۱۰۷/۱۵۱ عیدگاہ کے سلسلہ میں کیا تھا۔ جو خارج ہو گیا تھا۔ یہ عیدگاہ قبرستان کے ساتھ ہی ہے۔ منگو ملزم دفتر جائیداد کا ملازم ہے۔ ریتی چھلہ کے ضمن میں پولیس نے اس کا چالان بھی زیر دفعہ ۱۰۷/۱۵۱ کیا تھا۔ مگر وہ بھی خارج ہو گیا۔ جون ۱۹۳۵ء اور ستمبر ۱۹۳۵ء میں میں نے پولیس کو دو رپورٹیں صدر انجمن احمدیہ کی جائیداد کی حفاظت کے متعلق دی تھیں۔ مگر پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ احراریوں نے جائیداد کو نقصان پہنچایا تھا۔ میں نے ان رپورٹوں کی نقلیں حاصل کی تھیں۔ جو پیش کرتا ہوں۔

بجواب جرح۔ پولیس نے بیانات بعض آدمیوں کے لئے تھے۔ مگر ملزموں کے خلاف کارروائی نہیں کی۔ بلکہ الٹا میرے خلاف کیس زیر دفعہ ۱۸۲ چلانے کی کوشش کی۔

بیکار احمدیوں کیلئے ایک عمدہ موقع

سندھ میں آجکل کپاس کی چنائی شروع ہے یہاں کپاس کثرت سے کاشت کی جاتی ہے۔ تین چار ماہ تک چنائی جاری رہتی ہے۔ اور چنائی آٹھ آنہ سے لیکر دس آنہ من تک ہوتی ہے۔ آدمی دن میں ایک من یا کچھ زیادہ چنائی کر لیتا ہے۔ عورتیں اور بچے بھی چنائی کرتے ہیں۔ اور ان چار ماہ میں کافی روپیہ پیدا کر لیتے ہیں۔ علاوہ ازیں سال کے دوسرے حصہ میں بھی محنت مزدوری کے کام کثرت سے مل جاتے ہیں۔ چنائی کی نیت سے آنے والے بے سامان آدمی اس سرمایہ سے ہل بھی بنا لیتے ہیں۔ جس سے علاوہ مزدوری کے مستقل کام بھی شروع کر دیتے ہیں۔ اور آسودہ حال ہو جاتے ہیں۔ بیکار احمدی خاندان (مرد عورتیں اور بچے) سندھ میں آ جائیں تو اپنے مستقبل کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ محمود آباد فارم میں بھی کافی گنجائش ہے۔ بہتر ہو کہ بیکار دوست اس سے فائدہ اٹھائیں

نوٹ:۔ محمود آباد فارم کا اسٹیشن باندھی ہے جو کراچی لائن پر واقع ہے۔ کرایہ فی کس قادیان سے ساڑھے آٹھ روپیہ کے قریب ہے۔ فارم باندھی سے دس میل کے فاصلہ پر ہے

خاکسار احمد الدین بی۔ اے۔ ایل ایل بی پلیڈر مینیجر اسٹیٹ محمود آباد فارم ضلع نوابشاہ

ضرورت رشتہ

مقامی جماعت کے ایک معزز اور جوان دوست کے لئے جو بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل اور شریف خاندان سے ہیں رشتہ کی ضرورت ہے جو شریف اور مخلص خاندان سے ہو۔ نیز ضروری اوصاف حمیدہ سے متصف۔ ان کی پہلی بیوی جو ضلع پنجاب کے ایک شریف گھرانے سے تھیں فوت ہو گئی ہیں۔ تین صغیر سن بچے موجود ہیں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

ہدیہ تشکر

میری نسبتی عزیزہ ہمشیرہ مبشرہ صغریٰ بیگم صاحبزادی حضرت مولینا میر محمد سعید صاحب مرحوم و مغفور کے عقد کے متعلق جو کہ صاحبزادہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر سے ہوا ہے۔ بہت سے بزرگان ملت و برادران عظام و خواتین کرام نے مجھ کو اور میری اہلیہ کو مبارکبادی کے عنایت نامے تحریر فرمائے ہیں۔ حتی الامکان بہت سارے جوابات میری اور میری اہلیہ کی جانب سے روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ مگر بعض خطوط جو غفلت سے دستیاب نہ ہو سکے ان کے جوابات نہیں دیئے جا سکے۔ پس میں اور میری اہلیہ تمام کرم فرما حضرات اور اپنی محترم بہنوں کی خدمت میں صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آخر میں میں اپنے جملہ کرم فرما برادران و محترم خواتین سے ملتجی ہوں کہ اس مبارک تقریب کیلئے پھر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں اور بالخصوص سلسلہ کیلئے بابرکت کرے۔ خاکسار سید بشارت احمد حیدر آباد دکن

خوشخبری

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت۔ نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ۔ نقشے و اندازے بنوانا۔ نگرانی کا بندوبست وغیرہ وغیرہ کرانا چاہیں۔ وہ ہم سے خط و کتابت کریں۔ انشاء اللہ کام نہایت تسلی بخش کیا جائیگا۔

ملک محمد طفیل اینڈ سنز انجنیئرس
محلہ دارالبرکات ریلوے روڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library

تحریک جدید کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنیوالے احباب کی فہرست

چندہ تحریکِ جدید کی بقیہ فہرست دیتے ہوئے احباب کرام سے یہ التماس ہے کہ اب صرف ۱۵ دن کا وقفہ رہ گیا ہے۔ جس میں ہر ایک جماعت اور فرد کو اپنا وعدہ جو اس نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے کیا تھا۔ سو فی صدی پورا کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یکم دسمبر ۱۹۳۶ء آخری تاریخ ہے۔ سوائے ان احباب کے جنہوں نے مہلت حاصل کر لی ہے۔ یا کریں یا بیرونِ ہند کی جماعتیں۔ پس دوستوں کو یاد رہے کہ چندہ تحریکِ جدید ایک ایسا امتحان ہے۔ جس میں کامیاب ہونے سے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ لہٰذا دوست وقت کے اندر اپنے وعدے سو فی صدی پورے کریں ؀

مولوی محمد عرفان صاحب عرائض نویس مانسہرہ ۱۰/-
چوہدری چھجو خان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ شیخوپورہ ۲۹/-
ماسٹر غلام جیلانی صاحب " ۶/-
میاں اللہ دتا صاحب " ۵/-
منشی علی محمد صاحب " ۶/-
میاں عبد الرحمٰن صاحب بنگہ ۵/-
مولوی فضل الدین صاحب " ۶/-
سندھی شاہ صاحب " ۶/-
منشی قدرت اللہ صاحب " ۱۱/-
غلام محمد و نور محمد صاحب پھیمیاں ۱۰/-
عمر الدین صاحب شاہ دیوال ۶/-
احمد خان صاحب " ۶/-
عبد الغفار صاحب " ۵/-
سید محمد افضل شاہ صاحب مالاکنڈ ۵/-
لطیف احمد صاحب علیب گڑھ ۵/-
والدہ صاحبہ " " ۵/-
سید علی اصغر شاہ صاحب خانپور ۷/-
مولوی عبد القادر صاحب مبلغ کراچی ۲۵/-
سیف عالم صاحب سکھر ۱۰/-
میاں سونا خانصاحب سیہوان ۵/-
سید نصیر الدین صاحب جمراؤں سندھ ۱۱/-
بابو محمد عظیم صاحب مسقط ۱۵/-
سید محمد حسین شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۵۰/-
بابو فضل حق صاحب گارڈ سہارنپور ۳۶/-
ڈپٹی فقیر اللہ خانصاحب " ۶۰/-
میاں رحمت علی صاحب " ۶/-
خواجہ غلام نبی صاحب ڈیرہ دون ۴۵/-
عبد المجید صاحب زنگون ۱۰/-
سید محبوب عالم صاحب آرہ ۳۰/-
منشی غلام مولا صاحب فرم پور ۱۵/-
سید محمد زکریا صاحب بھدرک ۵/-
ہارون رشید صاحب ششنکرپور ۶/-

مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل معہ اہلیہ صاحبہ قادیان ۱۴/-
میاں فتح الدین صاحب بی محلہ قادیان ۵/-
منشی محمد اسحاق صاحب دفتر کشمیر ریلیف فنڈ ۱۵/-
چوہدری خورشید احمد صاحب دارالفضل حال منٹگمری ۱۵/-
مولوی فخر الدین صاحب محلہ دارالفضل ۳۰/-
چوہدری بوٹا صاحب " ۵/-
سردار کرم داد صاحب " ۳۰/-
میاں علی گوہر صاحب " ۵/-
منشی حبیب احمد صاحب کاتب دارالفضل ۵/-
مستری محمد ابراہیم صاحب مالیپوری دارالفضل ۵/-
بھائی محمود احمد صاحب دارالرحمت قادیان ۶۵/-
بابو محمد ایوب احمد صاحب " " ۵/-
شیر محمد صاحب " " ۵/۴
مرزا محمد شریف صاحب " " ۱۵/-
بدر الدین صاحب " " ۵/
شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری قادیان ۱۰/-
ماسٹر نواب الدین صاحب " ۵/-
ماسٹر شاہ الدین صاحب " ۵/-
منشی فضل الٰہی صاحب خادم طفلاں " ۵/-
مولوی امام الدین صاحب " ۱۱/-
مولوی عبد العزیز صاحب فتر بیت المال " ۲۰/-
میاں محمد الدین صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری قادیان ۵/-
عبد الخالق صاحب ٹیوٹر تحریک جدید ۱۲/-
ملک عزیز احمد صاحب مبلغ جاوا ۱۲/-
عبد الواحد صاحب دوکاندار قادیان ۵/-
مولوی محمد شہزادہ صاحب " ۱۰/-
ملک عبد اللہ صاحب مبلغ " ۵/-
مولوی محمد حسین صاحب مبلغ " ۱۵/-
" محمد شریف صاحب " ۲۰/-
حمید المجید صاحب تاہ مسجد مبارک ۲۰/-
بابو عبد الحی صاحب سیالکوٹی کیمبلپور ۲۷۵/-

احمد گل صاحب آبادان ۵۰/-
خان بہادر محمد علی خان صاحب کوہاٹ ۳۵۰/-
سید فیروز الدین صاحب کالا دیوان سنگھ ۱۲۵/-
" عزیز الدین صاحب " " ۱۱۵/-
" نواب علی صاحب " " ۷۵/-
چوہدری غلام حیدر صاحب " " ۱۲/-
شیخ عبد الرحیم صاحب پراچہ کچہری محلہ دارالرحمت قادیان ۲۳۶/-
ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے قادیان ۶۵/-
حافظ غلام محمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۴۰/-
قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی۔ سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ۲۴۰/-
حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دارالبرکات قادیان ۵۰/-
مولوی دل محمد صاحب مبلغ قادیان ۳۰/-

مولوی ظہور حسین صاحب قادیان ۳۵/-
خوشی محمد صاحب گولیکی ۵/-
مولوی غلام احمد صاحب مبلغ مجاہد قادیان ۹۰/-
" محمد صادق صاحب " " ۷۵/-
حکیم محمد عمر صاحب دارالرحمت حال سندھ ۲۲۵/-
چوہدری محمد سعید صاحب نجمو روستہ سندھ ۴۵۰/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد سعید صاحب نجمو روستہ سندھ ۴۰/-
حکیم دین محمد صاحب کوئٹہ بلوچستان ۱۴۰/-
میاں فیض محمد صاحب " ۱۰/-
مسٹر منظور احمد صاحب کوئٹہ ۳۰/-
مسٹر محمد یوسف صاحب بی۔ ایس سی کوئٹہ ۳۰/-
چوہدری محمد حسین صاحب مظفر گڑھ ۱۰/-
سید مقصود علی شاہ صاحب مانسہرہ ۵/-
سیدہ مقصودہ بیگم صاحبہ " ۵/-
سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ " ۵/-
مولوی عبد القدیر صاحب معہ والدہ صاحب مرحوم جمشید پور ۱۰/-
ملک محمد حنیف صاحب چک ۲۲۹ ۱۵/-
منشی عبد الرحمٰن صاحب جمشید پور ۵/-
چوہدری محمد شریف صاحب چک ۹۵ شمالی سرگودھا ۵/-
مرزے خان صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا ۲۴/-
خدا بخش صاحب گجرات ۳۰/-
بابو غلام رسول صاحب مظفر گڑھ ۱۵/-

نائب فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

دوائیں فروخت کرنیوالے ایجنٹوں کی ضرورت

حکیم انوار حسین صاحب زبدۃ الحکماء علیب گڑھ ضلع گوڑگانواں کو چند ایک ایسے احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو ان کی رجسٹرڈ ادویہ کی فروختگی کا انتظام کریں۔ ۔۔ فیصدی کمیشن ملے گا۔ چند ایک دیگر مراعات بھی ہیں۔ بے کار احمدی نوجوان مقامی امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان جماعت کی تصدیق کے ساتھ براہ راست حکیم صاحب موصوف کی خدمت میں درخواست کریں۔ بقیہ ضروری خط و کتابت و شرائط بھی ان سے براہ راست طے کی جائیں ؀

ناظر امور عامہ قادیان

فرزندِ نرینہ

فرزندِ نرینہ کے لئے ہم نے ایک کیمیائی نسخہ حاصل کیا ہے جو حضرت حاجی حکیم الامت طبیب شاہی مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خاص معزز و محترم دوست عالیجناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کو تحریر کیا تھا جو کہ جب بھی استعمال کیا گیا بے خطا ثابت ہوا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حکیم صاحب کو اس نسخہ پر پورا یقین تھا کیونکہ حضور نے اس نسخہ کے استعمال کیلئے بہت زور دیا ہے چنانچہ حضور کی دستخطی تحریر کا ضروری حصہ بغرض افادہ عام شائع کیا جاتا ہے

[illegible]

اس جگہ نسخہ لکھا ہوا ہے!

[illegible]

نور الدین

میں تصدیق کرتا ہوں کہ نسخہ نورِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خود میرے گھر دیا تھا میرا تجربہ ہے بعض اور لوگوں کو بھی دیا مجرب ثابت ہوا۔ خان محمد علی خان رئیس مالیرکوٹلہ

یہ مجرب نسخہ کمی درجہ کا ضعفی خون و تقوی دل و دماغ اور مرض اٹھرا دکل گرجانا یا بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا) کیلئے بھی اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسلئے ہم نے خلق خدا کے فائدہ کیلئے جو اولاد نرینہ کو ترستے یا مرض اٹھرا وغیرہ میں مبتلا ہیں اس نسخہ کے بیش قیمت خاص اجزاء کو بڑی کوشش سے مہیا کیا ہے اسکی قیمت صرف دس روپیہ رکھی جاتی ہے تاکہ خاص و عام فائدہ حاصل کر سکیں

(محصول ڈاک علاوہ ہوگا)

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۴ر نومبر باغیوں کے لشکر سے رائیٹر کے نمائندہ نے بحری تار کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ سرکاری فوج کے جارحانہ اقدام کے نتیجہ میں میڈرڈ کے جنوب اور جنوب مغرب کے محاذ پر سخت جنگ ہوئی۔ دن کے وقت تقریباً پچاس طیاروں نے جنگ میں حصہ لیا فضائی جنگ بھی نہایت ہولناک تھی۔ سرکاری فوج کو ایسے طیارے مل گئے ہیں جو باغیوں کے طیاروں سے زیادہ تیز رفتار ہیں۔ تین طیارے شعلوں کے درمیان میڈرڈ پر گرتے ہوئے نظر آئے۔

جبل الطارق ۱۴ر نومبر ایک انگریز عہدہ دار نے جو حال میں یہاں وارد ہوا بیان کیا کہ جب سے باغیوں نے ریو ٹنٹو کی کانوں پر قبضہ کیا ہے ۱۵۰۰ افراد کی کان کنوں کو گولی کے نشانہ بنا چکے ہیں۔ ان میں ایک سو عورتیں بھی شامل ہیں۔ محاذ ملاگا پر سخت جنگ جاری ہے۔ سرکاری فوج نے باغیوں کو پسپا کر دیا ہے اہل الذکر کے پاس غیر ملکی ساخت کی نو ایجاد میدانی توپیں اور دیگر سامان حرب پہنچ گیا ہے۔

بیروت ۱۴ر نومبر آج معاہدہ فرانس ولبنان پر دستخط ہو گئے۔ معاہدہ شام وفرانس پر یکم دسمبر کو دستخط ہو جائیں گے فرانس کے یہ دونوں انتدابی علاقے آزاد جمہوریتوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔ معاہدہ کی شرائط وہی ہیں۔ جو معاہدہ عراق وبرطانیہ کی تھیں۔

بمبئی ۱۴ر نومبر مسٹر عبداللہ گاندھی (سابق ہیرالال گاندھی) نے آریہ سماج ہال میں ہندوؤں کے کثیر اجتماع کے سامنے پھر ہندو مذہب قبول کر لیا۔

سیویل ۱۴ر نومبر جنرل ڈیلانوں نے ایک اطلاع براڈ کاسٹ کی ہے۔ کہ میڈرڈ میں سرکاری فوج کا جارحانہ اقدام ناکام رہا۔ سرکاری فوج میں سو مقتولین چھوڑ کر شہر کی طرف پسپا ہو گئی۔

لکھنؤ ۱۴ر نومبر آج مسلمانوں کے ایک وفد نے تحریک مدح صحابہ کے سلسلہ میں گورنر یوپی سے ملاقات کی۔ گورنر نے وفد کے مطالبات کے جواب میں کہا کہ اگر ہمیں اس امر کا یقین دلایا جائے کہ احکام کے خلاف براہ راست کارروائی بند کر دی جائیگی تو حکومت بھی ان تمام اشخاص کو رہا کر دیگی جو مدح صحابہ کے سلسلہ میں سزائے قید بھگت رہے ہیں۔

لاہور ۱۴ر نومبر آج ساڑھے نو بجے صبح لالہ ہرکشن لال سنٹرل جیل لاہور سے رہا کر دیئے گئے ہائیکورٹ کے حکم کے مطابق انہیں پندرہ نومبر کو رہا کیا جانا تھا۔ مگر انہیں ایک دن پیشتر ہی رہا کر دیا گیا۔

کلکتہ ۱۴ر نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے دیولی کیمپ (بنگال) میں جا کر نظر بندوں سے ملاقات کی اجازت طلب کی لیکن گورنمنٹ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

نئی دہلی ۱۴ر نومبر۔ سرکاری گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں معاہدہ برار کا مسودہ شائع کیا گیا ہے جس کے رو سے اعلیحضرت نظام حیدر آباد کو ہز ایگزالٹڈ ہائینس نظام حیدرآباد وبرار کا خطاب دیا جائے گا۔ معاہدہ کی شرائط میں اس بات کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کہ نظام سے مشورہ کر کے گورنر سی۔ پی و برار کو مقرر کیا جائے گا اور برطانوی علم کے ساتھ ساتھ حکومت نظام کا پرچم بھی سرکاری عمارتوں پر لہرائے گا۔ اور نظام کو یہ اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ برار میں دربار منعقد کر سکیں

کلکتہ ۱۴ر نومبر۔ آچاریہ کرپلانی جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگریس نے نمائندہ پریس کو ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ گاندھی جی سرگرم سیاسیات سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ گاندھی جی وقت کے انتظار میں ہیں۔ جس وقت وہ یہ دیکھیں گے۔ کہ حالات موافق وسازگار ہیں۔ وہ اپنا پروگرام شروع کر دینگے۔ ان کے پروگرام کی بڑی شق ستیہ گرہ کی تحریک کو زندہ کرنا ہے

میڈرڈ ۱۲ر نومبر۔ وزارت جنگ کا اعلان سرکاری فوج کے جوابی حملہ کے متعلق مظہر ہے۔ کہ دست راست کے محاذ پر غنیم کے سخت مقابلہ کے باوجود فوج نے تمام مطلوبہ مقامات پر قبضہ کر لیا۔ دشمن کے چار طیارے زمین پر گرا دیئے دوسرے طیاروں کو گولہ باری نے واپس ہونے پر مجبور کر دیا۔

سیالکوٹ ۱۴ر نومبر۔ ہز ایکسی لینسی وائسرائے معہ پارٹی آج صبح سپیشل ٹرین کے ذریعہ یہاں آئے۔ چھاؤنی کے ریلوے سٹیشن پر گورنر پنجاب اور دوسرے عہدیداران نے ان کا استقبال کیا۔

بمبئی ۱۳ر نومبر۔ فوج کی گشت سے صورت حالات پر اچھا اثر پڑا۔ اس وقت تک فساد میں ہلاک شدگان کی تعداد ۷۰ ہے۔ جس میں ۲۷ مسلمان ۴۳ ہندو ہیں۔

لنڈن ۱۳ر نومبر ایوان میں مسٹر بٹلر نے فیڈرل کورٹ کی تحریک کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ صوبائی خود مختاری یکم اپریل کو معرض وجود میں آجائے گی بعد ازاں مسٹر بٹلر نے گورنروں کے الاؤنس کے متعلق مراعات کے احکام پر بحث کی تحریک کی۔ یہ احکام ہندوستانی صوبوں اور برما کے گورنر کے الاؤنس کے متعلق ہیں تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ برما کے گورنر کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائیگا۔ تا کہ وہ مدراس۔ بنگال اور بمبئی کے گورنروں کی تنخواہ کے برابر ہو جائے۔

مدراس ۱۴ر نومبر۔ مہاراجہ ٹراونکور نے اعلان کیا ہے۔ کہ ریاست کے زیر انتظام تمام مندر ہندوؤں کی تمام اقوام کے لئے کھول دیئے جائیں۔

بمبئی ۱۴ر نومبر۔ ٹائمز آف انڈیا کی ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بمبئی کے اضلاع میں قحط کے آثار روز بروز نمایاں ہو رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ احمد آباد اور کیرا کے اضلاع میں مالیہ کی معافی کا اعلان کیا جائے گا۔ اور قحط زدہ علاقوں کی مالی امداد کی جائیگی توقع ہے۔ کہ مالیہ میں ایک کروڑ روپیہ کی رعایت کی جائے گی۔

لاہور ۱۴ر نومبر آج شام کے چار بجے شہید گنج کانفرنس کے پنڈال میں مولانا شوکت علی کی زیر صدارت کانفرنس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متعدد ریزولیوشن پیش کئے گئے۔ ایک ریزولیوشن میں مسٹر سیل سشن جج لاہور کے فیصلہ کو مداخلت فی الدین قرار دیا گیا۔

ہیگ ۱۴ر نومبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برطانیہ فرانس اور امریکہ کے مالی معاہدہ میں ہالینڈ شامل ہو جائے گا۔ سرکاری حلقوں کا قیاس ہے۔ کہ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا معلوم ہوا ہے۔ کہ مجلس وزراء اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔

لاہور ۱۴ر نومبر آل انڈیا اقتصادی کانفرنس کا بیسواں سالانہ اجلاس آگرہ میں منعقد ہوگا۔ اس کی صدارت ڈاکٹر جے متھائی نے قبول کر لی ہے۔ اجلاس ۳۱۔ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

پیرس ۱۴ر نومبر۔ ایوان مندوبین میں وزیر داخلہ فرانس کے فوجی اعمالنامہ پر بحث نے ناخوشگوار صورت اختیار کر لی۔ اس کی وجہ سے اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ فرانسیسی اخبارات نے وزیر مذکور کے خلاف یہ الزام لگایا تھا کہ اس نے جنگ عظیم میں بزدلی کا مظاہرہ کیا۔ حکومت نے ان الزامات کی تحقیق کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ جس نے الزامات کی تحقیق کی۔ تقریباً پچاس مندوبین نے اس میں حصہ لیا۔ مندوبین کے درمیان دھینگا مشتی ہونے لگی۔ اس کے بعد بحث کے نتیجہ میں ایوان نے ۲۰۱ کے مقابلہ میں ۴۷۳ آراء سے حکومت پر اعتماد کی قرارداد منظور کی۔

وی آنا ۱۴ر نومبر۔ آسٹریا ہنگری اور اطالیہ کے نمائندوں میں جو گفتگو ہو رہی تھی۔ اس کے اختتام کے بعد سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آسٹریا اور ہنگری تجدید اسلحہ کا پورا حق رکھتے ہیں۔ اس اعلان میں آسٹریا اور ہنگری نے حبشہ پر اطالوی قبضہ تسلیم کر لیا ہے۔ اور دونوں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library

صاحبزادگان مرزا مظفر احمد صاحب و مرزا سعید احمد صاحب کی لنڈن سے مراجعت

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بی۔ اے ابن حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت جو ۳۰ر اگست ۳۳ء کو اور صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب بی اے ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب ای۔ اے۔ سی جو ۶ر ستمبر ۳۴ء کو ترقی تعلیم کی غرض سے لنڈن تشریف لے گئے تھے۔ ۱۴ر نومبر بارہ بجے کی ٹرین سے بخیر وارد دارالامان ہوئے۔ سٹیشن پر بزرگان سلسلہ کے علاوہ مقامی جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے ان عزیزوں کے استقبال کے لئے موجود تھی۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا بھی جو اسی روز صبح تشریف لائے تھے۔ پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ گاڑی کے پہونچنے پر صاحبزادگان نے تمام احباب سے مصافحہ کیا۔ اور پھر موٹر میں بیٹھکر شہر تشریف لے آئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دو صاحبزادگان کی صحت اچھی ہے ٭

شریعت احرار کا امیر انتخابی پراپیگنڈے کے چکر میں

(از لوکل رپورٹر الفضل)

آج کل احراری جا بجا انتخابی پراپیگنڈے کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں یہانتک کہ ان کا امیر شریعت بھی اسی سلسلہ میں دیہات کی خاک چھانتا پھرتا ہے آج وہ معہ ایک پارٹی کے قادیان بھی آیا۔ اور دو بجے مسجد ارائیاں میں اس نے تقریر کی۔ جس میں احرار کی حاضری بمشکل اڑھائی سو کے قریب ہو گی۔

مقامی نیشنل لیگ نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ عطاء اللہ بخاری جماعت احمدیہ کے مقدس بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف بدزبانی نہ کرے۔ انتظام کیا کہ کچھ مقامی احباب ایک نظام کے ماتحت اس کی تقریر سنیں۔ اور اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دیگر بزرگان سلسلہ کے متعلق توہین آمیز کلمات کہے۔ تو اس کو اس فعل سے باز رکھا جائے۔ اور اگر کوئی اعتراض کرے تو اس کا جواب دیا جائے

میں نے دیکھا عطاء اللہ بخاری احمدیوں کو اپنے ارد گرد دیکھ کر یک لخت وہ تعلیاں بھول گیا۔ جو آغاز تقریر میں اس نے شروع کی تھیں۔ اور آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی پڑھکر ادھر ادھر کی اوٹ پٹانگ باتیں کرنے لگا۔ اور آخر تان اس پر توڑی۔ کہ بٹالہ کے حلقہ سے احرار کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے لئے جو امیدوار کھڑا ہوا ہے۔ اسے ووٹ دو۔ کیوں دو؟ اس کے متعلق کہا میرے پاس ایسی کوئی دلیل نہیں۔ جس سے معلوم ہو۔ کہ اسے ووٹ کیوں دیئے جائیں۔ ہاں اس نے مجلس احرار کو لکھکر دیدیا ہے۔ کہ وہ اس کے اشارہ پر چلیگا

غرض احمدی اصحاب کے پہونچنے کے بعد کے حصہ کی تقریر میں اس نے کوئی اشتعال انگیز الفاظ استعمال نہ کئے البتہ اس کے ساتھ کے والنٹیرز نے گلیوں میں سے گذرتے ہوئے نہایت اشتعال انگیز اور دل آزار نعرے لگائے جس پر نظارت امور عامہ نے اعلان کیا کہ ان لوگوں کی اشتعال انگیز حرکات پر بھی تمام احمدی پر امن رہیں۔ اس موقعہ پر مقامی پولیس نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں سخت کوتاہی سے کام لیا٭

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گذر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں ٭

۳۔ جو دوست خود ادا کر چکے ہیں یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے؟

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں۔ جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوا لیں ٭

۵۔ اماموں کو چاہیئے۔ خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں ٭

خاکسار: مرزا محمود احمد

نیشنل لیگ قادیان کا غیر معمولی جلسہ

مقامی پولیس کے رویہ کے خلاف صدائے احتجاج

قادیان ۱۵ر نومبر۔ آج بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں مقامی نیشنل لیگ کا اجلاس زیر صدارت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ منعقد ہوا جس میں اول صاحب صدر نے اور پھر مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے مقامی پولیس کے اس شرمناک رویہ پر روشنی ڈالی جو اس نے مولوی عطاء اللہ کی آمد پر اختیار کیا۔ اور احرار کی نہایت اشتعال انگیز حرکات کو نہ روکا۔ آخر میں ایک قرارداد پیش کی گئی۔ جس میں ضلع کے حکام بالا کو مقامی پولیس کے رویہ میں اصلاح کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ یہ قرارداد اتفاق رائے سے پاس ہوئی۔ اور جلسہ سوا نو بجے دعا پر ختم ہوا۔

مفصل روئداد انشاء اللہ اگلے پرچہ میں درج کی جائے گی ٭

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ یکم رمضان ۱۳۵۵ھ

ہندو عورت کی حصولِ انصاف کیلئے کوشش

ایک تعلیم یافتہ ہندو خاتون نے "ہندو عورت سے بے انصافی" پر روشنی ڈالتے ہوئے چند باتیں ایسی بیان کی ہیں۔ جن کی معقولیت میں کسی منصف مزاج انسان کے لئے قطعاً کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ مثلاً سب سے پہلی بات یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ ہندو قانون کے ماتحت لڑکی کو والدین کی جائیداد میں صرف اپنی شادی کے اخراجات حاصل کرنے کا حق ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ چنانچہ خاتون موصوف لکھتی ہیں۔

"ہندو قانون کے ماتحت عورتوں کو استری دھن کے بغیر اپنے والدین کی جائیداد پر کوئی حق حاصل نہیں ہوتا۔ ہندو قانون کے ماتحت اگر کسی عورت کو شادی سے پہلے کوئی جائداد ملتی ہے۔ یا وہ خود کماتی ہے۔ تو وہ اس جائیداد کو اپنی مرضی کے مطابق ٹھکانے لگا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی جائیداد اسے شادی کے بعد ملے۔ تو وہ اُسے اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر نہ ہی فروخت کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی کسی کو دے سکتی ہے۔ علاوہ ازیں ہندو قانون کے ماتحت غیر شادی شدہ بیٹی والدین کی جائیداد میں سے صرف شادی کے اخراجات کی حقدار ہوتی ہے بشرطیکہ وہ ہندو خاندان مشترکہ سے تعلق رکھتی ہو۔ اگر جائیداد تقسیم شدہ ہو تو لڑکوں کے حصے کا ایک چوتھائی شادی کے اخراجات کے لئے رکھ لیا جاتا ہے۔"

پھر ہندو دھرم میں کنواری لڑکی کا تو پھر بھی کچھ نہ کچھ حصہ رکھا گیا ہے۔ لیکن بیوہ کے ساتھ سخت ناانصافی کی گئی ہے جو خاتون موصوف کے ہی الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

"ودھواؤں کے متعلق قانون اور بھی زیادہ سخت ہے۔ ہندو قانون کے ماتحت اگر کسی ودھوا کے لڑکے ہوں۔ اور اس کے خاوند کی جائیداد تقسیم نہ ہوئی ہوئی ہو۔ تو اسے گذارہ دیا جاتا ہے۔ اور اگر جائیداد تقسیم ہو۔ تو اسے حصہ دیا جاتا ہے۔ لیکن اس پر اس کا محدود اختیار ہوتا ہے۔ وہ خاص حالات کے بغیر جنہیں قانونی ضروریات کا نام دیا جاتا ہے۔ اپنی جائیداد کو فروخت نہیں کر سکتی۔ جس ودھوا کا کوئی بچہ نہ ہو۔ اس کے ساتھ تو شدید ناانصافی کی گئی ہے۔ اسے گذارہ لینے کا بھی حق حاصل نہیں۔ اور نہ ہی وہ اپنے خاوند اور نہ ہی باپ کی جائیداد میں سے حصہ کی حقدار ہو سکتی ہے۔"

بات یہ ہے۔ کہ ہندو قانون اس وقت وضع کیا گیا۔ جبکہ لڑکیوں کا درجہ نہایت ہی ادنٰے اور حقیر سمجھا جاتا تھا۔ اور انہیں خود بھی اپنے حقوق کی حفاظت کا کوئی احساس نہ تھا۔ لیکن اب جبکہ حالات بدل چکے ہیں۔ اور ہندو عورتیں روز مرہ دیکھ رہی ہیں۔ کہ وہ امور جو ہندو دھرم کے رُو سے مردوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں بڑی فراخدلی سے تغیر و تبدل کیا جا رہا ہے۔ تو وہ خود بھی چاہتی ہیں۔ کہ ہندو دھرم میں ان کے ساتھ جو ناانصافیاں روا رکھی گئی ہیں ان کی اصلاح کرائیں۔ چنانچہ خاتون مذکور لکھتی ہیں:۔

شادی کے قوانین میں بھی ہندو عورت کے ساتھ شدید بے انصافی کی گئی ہے۔ ہینے حال ہی میں "ٹوئینٹی سنچری" میں مضمون لکھکر اس بے انصافی کی طرف توجہ دلائی ہے ان لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ جو طلاق کو ایک معمولی بات سمجھتے ہیں۔ میں اسے نئے مجلسی ڈھانچہ کی تعمیر کا ایک ضروری حصہ سمجھتی ہوں۔ اگر ہم آریہ میرج ایکٹ سپیشل میرج ایکٹ ودھوا وواہ ایکٹ شاردا ایکٹ اور دیگر بلوں کا مطالعہ کریں تو ہم فوراً اس نتیجہ پر پہونچ جاتے ہیں کہ پرانے سسٹم کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اگر ہم نے ان قوانین کو تبدیل نہ کیا۔ تو سوسائٹی میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اور مجلسی ابتری پھیل جائے گی۔ خاندان مشترکہ اور ذات پات کا سسٹم نہایت سرعت کے ساتھ ختم ہو رہا ہے۔ عورتوں میں بڑھتی ہوئی تعلیم اور ملک کی مجلسی اور سیاسی زندگی میں عورتوں کے حصہ لینے کی وجہ سے پرانی حدبندیاں ٹوٹ رہی ہیں آجکل ذات پات توڑ کر شادیاں کرنے کو بُرا نہیں سمجھا جاتا۔ پردے کے ہٹانے جانے کی مخالفت نہیں کی جاتی اور دیگر بہت سی تبدیلیوں کو منظور کیا جاتا ہے۔

میرے خیال میں اگر کوئی مرد عورت کو مدد دینے کے ناقابل ہے۔ اور اس کا گذارہ نہیں کر سکتا۔ تو عورت کو اخلاقی طور پر حق حاصل ہے۔ کہ وہ اس سے علیٰحدہ ہو جائے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ بہت سے سناتنی اور قدامت پسند کئی وجوہ کی بناء پر طلاق کی مخالفت کرتے ہیں۔"

جو باتیں پیش کی گئی ہیں۔ ان میں فی الواقعہ ہندو عورت کی شدید حق تلفی کی گئی ہے۔ اور اسے حق پہنچتا ہے۔ کہ اس حق تلفی کا ازالہ کرائے۔ اس بارے میں ہندو عورتوں کی بیداری قابل تعریف ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ چونکہ یہ باتیں ہندو دھرم کی تجویز کردہ ہیں۔ اس لئے اول تو ہندو ان میں ترمیم و تنسیخ کی جرأت ہی نہیں کرتے۔ اور اگر مجبور ہو کر کرتے بھی ہیں۔ تو تبدیل اتنی معمولی ہوتی ہے۔ کہ اس سے حالات میں کوئی زیادہ تغیر واقع نہیں ہوتا اسلام کی برتری اور حقانیت کا یہ کتنا بڑا ثبوت ہے۔ کہ اسلام نے اس وقت دُنیا میں رونما ہو کر جبکہ عورت نہایت ہی حقیر چیز سمجھی جاتی تھی۔ اس کے وہ حقوق قائم کر دیئے۔ جن کی خاطر آج غیر مسلم عورتیں چلا رہی ہیں۔ اور وہ تمام عقدے حل کر کے رکھدیئے۔ جن میں اسلام کی منکر اقوام کی عورتیں مبتلاء ہیں۔ اس موقعہ پر آجکل کے مسلمان کہلانے والوں کی مثال پیش کرنا بالکل عبث ہے۔ کیونکہ وہ گو نام کے مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن اپنی بدبختی سے عملی طور پر اسلام کے منکر ہیں کیونکہ اس کے احکام کو پس پشت ڈال چکے ہیں۔ گویا حالت یہ ہے۔ کہ ہندو خواتین اس لئے مبتلائے مصائب ہیں۔ کہ ہندو ویدک دھرم کے احکام کے مطابق ان سے سلوک کرتے ہیں۔ اور مسلمان عورتیں اس لئے مصائب میں پڑی ہوئی ہیں۔ کہ مسلمان کہلانے والے ان سے اسلامی احکام کے خلاف برتاؤ کرتے ہیں۔

ایک بے بنیاد افواہ کی تردید

وہ لوگ جو آئندہ انتخابات کو جنگ و جدل کا موجب بنانا چاہتے ہیں۔ اور جن کے مدنظر یہ بات نہیں۔ کہ ان کے حلقہ سے کوئی قابل ترین نمائندہ منتخب ہو۔ بلکہ ان کے پیش نظر ذاتی مفاد ہیں یا کسی قسم کا بغض و حسد رکھتے ہیں۔ انہوں نے ابھی سے ایسا طریق عمل اختیار کر لیا ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی شریفانہ اور پسندیدہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ چنانچہ ناظم صاحب انتخابات اسمبلی قادیان کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ بعض اخبارات نے محض شرارت کی بنا پر یہ غلط افواہ اور بے بنیاد خبر شائع کی ہے۔ کہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے جو آئندہ پنجاب اسمبلی کے انتخاب کیلئے حلقہ دیہاتی تحصیل بٹالہ سے بطور امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔ کسی اور امیدوار کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔

یہ خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ اور اس میں سر مُو صداقت نہیں ہے۔ چوہدری صاحب موصوف بدستور اس حلقہ سے بطور امیدوار کھڑے ہیں اور اللہ تعالٰے کے فضل اور کرم سے ان کے لئے کامیابی کی کافی امید ہے۔

حلقہ بٹالہ کے وہ اصحاب جو اپنے حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لئے اپنا نمائندہ اسمبلی میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب کی دستبرداری کا خیال تک بھی دل میں نہ لائیں۔

Digitized by Khilafat Library

عشق و محبت

ترکِ دُنیا - یا - تقویٰ - یا - تزکیۂ نفس

(نمبر ۱)

منہ دِل دَر تنعّمہائے دُنیا گر خدا خواہی
کہ مے خواہد نگارِ من تہیدستانِ عشرت را

(دُوسرا مصرع الہامی ہے)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے

ترکِ دُنیا چونکہ ایک زینہ ہے محبتِ الٰہی کے حاصل کرنے کا۔ اور بغیر اس کے ترک کئے نہ معرفت پیدا ہوتی ہے۔ نہ عشق پیدا ہوتا ہے۔ نہ دُعا کا اعلےٰ درجہ ملتا ہے۔ نہ پیغمبروں کی کامل اتباع نصیب ہوتی ہے۔ نہ نفس فنا ہوتا ہے نہ لقائے الٰہی (یعنی الہام اور تائیداتِ خداوندی) نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے راہِ سلوک میں پہلی منزل یہی قرار دی جاتی ہے۔ اگر کوئی اس پر راضی نہ ہو۔ تو بہتر ہے کہ وُہ ٹھنڈے ٹھنڈے پہلے سٹیشن سے ہی واپس چلا جائے کیونکہ اس راہ میں بہت تلخیاں ہیں۔ اور وُہ بار بغیر ان تلخیوں کے حلاوتِ ایمان۔ اور لذتِ عشق اور لطفِ وصال یعنی دُنیا میں جنت۔ اور آخرت کی جنت یعنی اس کا دائمی قرب اور دائمی رضا دیتا ہی نہیں۔ ایک تلخی ان چار حلاوتوں کی قیمت ہے۔ پس کون بے وقوف ہے جو ایسی عظیم الشان اور لذیذ مٹھائیوں اور میووں اور لذتوں کے بدلے ایک گولی کونین کی کھانے سے انکار کرے۔ ایک بچہ بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں اپنے بچوں کو جب کڑوی دوا پلاتا ہوں تو کوئی میٹھی چیز منگا لیتا ہوں۔ اور چھوٹے بچے اس مٹھاس کی لالچ میں ساری تلخی برداشت کر جاتے ہیں۔ پھر ایک جہاندیدہ تجربہ کار عقلمند احمدی مسلمان کیا ان بچوں سے بھی گیا گزرا ہو سکتا ہے۔ کہ اتنی عظیم الشان خوشیوں کے لئے ایک ذرا سی تکلیف یا چار شادیوں کے لئے ایک ذرا سا غم بھی برداشت نہ کر سکے۔ کیونکہ یہ بات ہمارے سلسلہ کے لئے جو کہ احمدی مسلمان ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطور ہدایت اور پیشگوئی پہلے ہی فرما دی ہے۔ کہ سو

غموں کا ایک دن اور چار شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سو اگر حقیقی خوشیاں یعنی ایمان اور عشق اور دُنیا کا وصل یعنی معیت الٰہی۔ اور آخرت کی جنت یعنی دائمی قرب اور رضا چاہتے ہو۔ تو ایک دن غموں کا بھی اٹھانا پڑے گا۔ یعنی دُنیاوی زندگی کے آراموں اور لذتوں کو ترک کرنا پڑے گا۔ ورنہ اس راستہ کو خیرباد کہنا ہوگا۔ دونوں میں سے جو چاہو۔ اختیار کر لو۔ کیونکہ دونوں ایک وقت میں اسی طرح جمع نہیں ہو سکتے۔ جیسے اندھیرا اور روشنی کفر اور ایمان۔ اور دوزخ اور جنت۔ کیونکہ دُنیا ظلمت ہے۔ کفر ہے۔ دوزخ ہے۔ اور بغیر اس کے حقیقی ترک کے نہ روشنی مل سکتی ہے۔ نہ ایمان اور نہ جنت۔

بعض لوگوں سے جب ترکِ دُنیا کے مسئلہ کے متعلق گفتگو کرو۔ تو فوراً سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ کانوں میں انگلیاں دے لیتے ہیں۔ اور جہاں ایسا ذکر ہو۔ وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں۔ مگر میں ان کو بتاتا ہوں۔ کہ یہ صرف لفظی پھیر ہے۔ اگر اس کی جگہ شرعی اصطلاح کا لفظ رکھ دیا جائے۔ تو شائد بعض مولوی صاحبان اس قدر نہ ڈریں۔ اسی لئے مَیں نے اس مضمون کے ہیڈنگ پر تقوےٰ اور تزکیۂ نفس کے الفاظ بھی رکھ دیئے ہیں۔ تاکہ جن کو ترکِ دُنیا کے لفظ سے خوف آتا ہو۔ وُہ یہ دوسرے الفاظ اختیار کر لیں مگر یہ یاد رکھیں۔ کہ اصطلاح بدلنے سے ماہیت اس چیز کی نہیں بدل جاتی۔ اور تقوےٰ اور تزکیۂ نفس بھی ویسی ہی تلخ چیزیں ہیں۔ جیسا کہ ترکِ دُنیا کیونکہ تینوں ایک ہی چیز ہیں۔ صرف نام کا تغیر ہے۔ اور جو لوگ تقوےٰ اور تزکیۂ نفس کا لفظ بار بار مونہہ سے نکالتے ہیں۔ اور مزا اٹھاتے ہیں۔ اور ترکِ دُنیا کے لفظ سے چڑتے ہیں۔ ان کو واضح ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے در اصل نہ تقوےٰ کو چکھا۔ نہ اس کی سختیاں اٹھائیں۔ اور نہ تزکیۂ نفس کے رگڑے برداشت کئے ہیں۔ اور نہ اس سے روحانی جلا حاصل کی۔ ان کے پیروں کو خاردار جنگلوں کے کانٹوں اور نوکدار پتھر والی زمین کے فرش نے زخمی نہیں کیا۔ اور وُہ ایک آتش فشان جہنم بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز دھار دار پُل کے اوپر سے نہیں چلے۔ ورنہ وُہ ترکِ دُنیا کے لفظ پر قطعاً نہ گھبراتے۔ سوان کا تقوےٰ یا تزکیہ بھی برائے نام ہے۔ صرف ایک اصطلاح ہے جس کا مغز نہیں اور ایک لفظ ہے جس کی حقیقت نہیں اور ایک جسم ہے۔ جس میں رُوح نہیں۔ وُہ تقوےٰ صرف ایسے موٹے گناہوں کو سمجھ رہے ہیں۔ جن کو وُہ خود فطرتاً نہیں کرتے۔ اور ایسی پرہیزگاریوں کو خیال کر رہے ہیں۔ جن کو وُہ اپنے حالات کے ماتحت مجبوراً کر رہے ہیں نہ کہ ارادہ سے۔ یا غور سے۔ یا رضائے الٰہی کے درپے ہو کر یا اپنی مرضی سے اس کے لئے تکلیف اٹھا کر۔

ترکِ دُنیا

ایک دُوسری دِقت بسبب باریکی مسئلہ ہونے کے یہ آ پڑی ہے۔ کہ جب کسی سے ایسی بات کرو۔ تو فوراً وُہ دو راستوں میں سے ایک اختیار کر لیتا ہے۔ یا تو ہنسکر کہہ دیتا ہے۔ کہ پھر کیا مر جائیں؟ خودکشی کر لیں۔؟ دُنیا میں سے کہاں چلے جائیں؟ یا یہ کہدے گا۔ کہ رہبانیت اسلام میں جائز نہیں ہے لا رھبانیۃ فی الاسلام اور قرآن کہتا ہے۔ کہ من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق۔ قل ھی للذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا خالصۃً یوم القیامۃ۔ یہ آیت پڑھ کر وُہ ایک فاتحانہ تبسم کے ساتھ اٹھ کر چلا جاتا ہے شاید دل میں یہ کہتا ہوا کہ آج ایسی دندان شکن شکست دے کر آیا ہوں۔ کہ فلاں صاحب بھی عمر بھر یاد رکھیں گے۔ بلکہ دوستوں کو بھی ایسی دلیلیں سکھا کر پکا کرتا ہے۔ اور ادھر وُہ ان کا حقیقی خیرخواہ بجائے رنج کرنے کے واقعی اپنے آپ کو شکست خوردہ سمجھتا ہے اور دُعا مانگتا ہے۔ کہ اے خدا تو مجھے توفیق دے۔ کہ میں ایسے پیرایہ میں اس مسئلہ کو پیش کروں کہ لوگ اس سے بھڑکیں نہیں۔ اور ایسی نیکی کی ہوا چلا دے۔ کہ لوگوں کے دل اس طرف مائل ہوں۔ اور ان کو دُنیا کی حقیقت معلوم ہو جائے۔ اور وُہ اسے اژدہا سمجھ کر اور اس سے خوف کھا کر اور زہریلی چیز سمجھ کر نہ صرف ہاتھ سے بلکہ دل سے اسے ترک کر دیں۔ تاکہ وُہ ہاتھ پھر دوسرا کاروبار عشق کا کر سکے۔ اور ید بیضا بننے کی اہلیت دکھا سکے۔ اور دُعا کے لئے اونچا اُٹھ سکے۔ اور تیرے دستِ بیعت کو پکڑ سکے۔ اور اس طرح اعلےٰ علیین میں داخل ہو سکے۔ آمین۔

ترکِ دُنیا کا مطلب

سو اے میرے عزیز واقف تمیز یہ تو ہر ایک جانتا ہے۔ کہ اگر ترکِ دُنیا کے معنے خودکشی ہے تو وُہ حرام ہے۔ بلکہ ابدی جہنم میں ڈالنے والی چیز ہے۔ اور نہیں کم از کم یہ تو حسن ظن رکھنا چاہیئے۔ کہ ناصح کے نزدیک اس سے یہ گندے معنی تو نہیں ہونگے

پس جب ایسا ہے۔ تو ایسے معنے کر کے بات میں گڑبڑ ڈال دینا۔ ایک نہایت افسوسناک ذہنیت ہے۔ اور دوسرے صاحب کی خدمت میں یہ عرض ہے۔ کہ اگر ترکِ دُنیا سے مُراد راہبوں کی طرح بیوی بچے گھربار سب کچھ چھوڑ کر جنگلوں میں جا بیٹھنا اور پتوں اور پانی پر گزارہ کرنا ہے۔ تو مستقل طور پر یہ بھی منشائے الٰہی کے خلاف ہے۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ کے حکم سے یا اس کی تقدیر سے کوئی شخص ایسے حالات میں سے گزرے تو وہ مالک کا اپنا کام ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھ ماہ کے متواتر روزے رکھے تھے۔ اور بیوی اور بچوں کو ترک کر دیا تھا۔ ایک روایت کے رو سے ۲۳ سال اور دوسری روایت کے رُو سے ۲۷ سال بیوی سے الگ رہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ لوگوں کے روزوں کی طرح یہ نہ تھا۔ کہ رمضان کے مہینہ میں باورچیخانہ کا خرچ دُگنا ہو گیا ہو۔ بلکہ اپنی افطاری اور سحری دونوں میں سوائے ایک دو ٹکڑہ نان کے باقی سب غریبوں کو اٹھا دیتے تھے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ ان کے قویٰ ایسے مضبوط ہیں۔ کہ یہ تکالیف سہہ لیں گے اور جب چھ ماہ بعد خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ اب اصل قوتوں پر اس کا مضر اثر پڑنے لگا ہے۔ تو پھر اپنا پیغام بھیجکر اس مجاہدہ سے منع کر دیا۔ مگر ترکِ دُنیا حضور کی برابر آخر دم تک جاری رہی۔ کیونکہ ترکِ دُنیا یا تقوےٰ ایک دِل کی کیفیت ہے۔ البتہ اس دلی کیفیت کے قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ بعض مجاہدات اور اعمال کرنے پڑتے ہیں۔ مگر وہ عمر اور صحت اور حالات اور کام کے لحاظ سے الگ الگ ہوتے ہیں لیکن اس دُنیا میں کبھی ان سے پیچھا چھٹ جائے۔ یہ محال ہے۔

ایک اور مثال جیسے یہ مجاہدہ کی وہ محاصرہ ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کفارِ مکہ نے معہ آپ کی جماعت کے شعب ابی طالب میں محصور کر دیا تھا۔ اور وہ مقدس جماعت تین سال تک وہاں ایسی حالت میں رہی۔ کہ تنکے پتے درخت کی چھالیں اور پرانی ٹوٹی ہوئی جوتیوں کے چمڑے بھگو بھگو کر اور بھون بھون کر ان کو کھانے پڑے۔ اور خدا تعالیٰ کی مشیت نے ان کو ترکِ دُنیا کا پورا پورا مزا چکھا دیا۔ اور آئندہ کے لئے سبق دے دیا۔ سو ایسے مجاہدات انبیاء بلکہ سید الانبیاء اور ان کی جماعت کو خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت سے کرائے جن پر یہ معترض ہنستا ہے۔ اور بار بار کہتا ہے۔ کہ ہم رہبان ہو جائیں۔ کیا ہم جوگی بن جائیں۔ کیا ہم حلال اشیاء کو چھوڑ دیں وغیرہ وغیرہ۔ سو اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ سب لوگ بعد میں فتوحات کی وجہ سے بہت مالدار بھی ہو گئے۔ مگر ترکِ دُنیا کی ایک مستقل ذہنیت ان کے اندر خدا تعالیٰ نے ایسی پیدا کرا دی تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تو بیان ہی نہیں ہو سکتا۔ ان کے ادنےٰ ادنےٰ غلاموں کا یہ حال تھا۔ کہ ان کا دُنیا سے کبھی دل لگا ہی نہیں۔ اور ہمیشہ دین کے لئے تلواروں کے سایہ کے نیچے انہوں نے اپنی زندگی بسر کی۔

مگر ان باتوں سے بھی لوگوں کو دھوکہ لگ سکتا ہے۔ جب تک یہ بتایا نہ جائے کہ ترکِ دُنیا۔ یا تزکیۂ نفس یا تقوےٰ کیا حالت ہے۔ کیونکہ جب لوگ ایک متقی کو جو بیمار یا ضعیف العمر یا ماموُر ہو کبھی کبھی مرغ کھاتے اور اچھے کپڑے پہنتے اور بظاہر اپنے اہل و عیال میں مشغول دیکھتے ہیں۔ تو فوراً یہ فتوےٰ دے دیتے ہیں۔ کہ لوجی اب تو اسوۂ حسنہ موجود ہے۔ اب ہمیں ایسی فضول باتیں کیوں سکھاتے ہیں۔ حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیئے تھا۔ کہ خود ان انبیاء اور بزرگانِ دین نے بھی ظاہری طور پر دو قسم کی زندگی بسر کی ہے ابتدائی نہایت سختی کی۔ اور ارادۃً جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی زندگی تھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اسی طرح مدتوں آٹھ آٹھ دن کے ستو یا سوکھی روٹیاں ایک کپڑے میں باندھ کر اور ایک مشکیزہ پانی کا لے کر باوجود بیوی بچوں کی موجودگی کے غارِ حرا کی طرف تشریف لے جاتے تھے۔ اور پھر جب نفس کی ساری رگیں خدا تعالیٰ کی طرف منتقل ہو گئیں۔ تو پھر اس کی مرضی سے جیسی زندگی ان کے لیئے ان کے مالک نے پسند کی۔ ویسی انہوں نے بھی پسند کر لی۔ اور وہ جو کچھ کھاتے تھے۔ وہ کام اور خدمت کے لئے اور مالک کے ہی حکم سے۔

مومن کے ترکِ دُنیا کی کیفیت یہ ہے کہ گو وہ دُنیا میں ہی رہتا ہے۔ مگر ہمیشہ دُنیا سے علیحدہ رہتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ سے ایک سودا کر لیتا ہے۔ اور وہ سودا یہ ہوتا ہے۔ کہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ۔ اس لیئے کہ اسے دُنیا فانی نظر آتی ہے۔ اور ہر چیز یہاں کی آنی جانی دکھائی دیتی ہے۔ اور ہر سکھ یہاں کا آخر دُکھ میں منتقل ہوتا معلوم ہوتا ہے اور عمرِ انسانی کو زوال ہے۔ اور کوئی آرام اور راحت یہاں کی پائدار اور جاودانی نہیں ہے۔ عزیز بیٹے اور بیوی اور والدین اور دوست سب مرجانے والے ہیں۔ اور نعمتیں ایسی ہیں۔ کہ اول تو حسبِ مُراد ملتی ہی نہیں۔ پھر ملتی ہیں۔ تو ان کے ساتھ طرح طرح کے نقصانات لگے ہوئے ہیں۔ گوشت زیادہ کھاتے ہیے تو وجع المفاصل پیدا ہو گیا۔ مٹھاس زیادہ اندر جاتی رہی تو ذیابیطس ہو گیا۔ عمدہ خوراک کی کثرت کی تو بدہضمی پیدا ہو گئی۔ شہوت رانی اور عیاشی کی۔ تو نامردی۔ آتشک اور سوزاک جریان اور خرابیٔ دماغ پیدا ہو گئے۔ تجارت کی۔ تو ایک ہی گھاٹے میں دیوالہ نکل گیا۔ اور خودکشیوں کی وارداتیں ہونے لگیں۔ ملازمتوں میں اعلےٰ درجہ پر پہنچے۔ تو تکبر اور حرام خوری۔ اور طرح طرح کی بداخلاقیاں پیدا ہو گئیں۔ اور فرعون سے بڑھ کر اپنے اطوار دکھانے لگے۔ اس کے علاوہ وہ نعمتیں ہمیشہ چھنتی بھی رہتی ہیں۔ امیر سے غریب ہو جانا معمولی بات ہے۔ عزیز و اقارب کا پے در پے مرنا۔ اموال کا چوری ہو جانا مکانوں کو آگ لگ جانا طغیانیوں زلزلوں اور حادثات سے مال جان کا نقصان ہوتے رہنا۔ اور ایک رات میں لکھ پتی سے ککھ ہو جانا دُنیا کے عام حوادث میں سے ہے۔ زمیندار کی جو زمینیں آج اس کی آمدنی کا ذریعہ تھیں کل وہ کسی ناگہانی مقدمہ کی وجہ سے فروخت ہو جاتی ہیں۔ یا جو آج زرخیز تھیں۔ کل قدرتی حوادث کی وجہ سے ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ جو قویٰ آج کسی شخص کے نہایت اعلےٰ تھے۔ وہ کل کسی بیماری کی وجہ سے عارضی یا مستقل طور پر بے کار ہو جاتے ہیں۔

لوگ اس دُنیا میں اندھے بہرے لنگڑے لولے اپاہج اور طرح طرح کے جسمانی نقائص میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں۔ کسی کے بچے مرجاتے ہیں۔ کسی کے ہوتے ہی نہیں۔ کسی کی بیوی ناراض ہو کر چلی جاتی ہے۔ یا اس کو ناراض رکھتی ہے۔ کسی کے والدین اسے عاق کر دیتے ہیں۔ یا عین ضرورت کے وقت پر کوچ کر جاتے ہیں۔ دوست دوستوں سے روزانہ علیحدگی اختیار کرتے رہتے ہیں۔ غرض سوائے خدا کی ذات کے ایک چیز بھی دُنیا کی ایسی نہیں کہ اس سے دل لگایا جا سکے۔ قارون کی دولت اس کے کام کہاں آئی۔ فرعون کے تخت اور عزت نے اس کو کب بچایا ابوجہل کا جتھا بدر کی جنگ میں کہاں گیا۔ عمالقہ کے مددگار حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ان کی کیا مدد کر سکے۔ اور عبد اللہ بن ابی منافق کا بیٹا اس کے لئے کیا بنا سکا غرض کوئی مال کوئی برادری کوئی آل اولاد کوئی عزت کوئی صحت کوئی جتھہ کسی انسان کے کام نہ آیا نہ آسکتا ہے۔ (الا ما شاء اللہ) بلکہ اکثر اوقات یہ چیزیں ہلاکت کا باعث ہوتی ہیں۔ اور وقت پر نہ صرف کام نہیں آتیں بلکہ انسان کی اصل بربادی کا یہی باعث ہوتی ہیں۔ کسی کا بیٹا اسے احمدیت سے گمراہ کرتا ہے۔ کسی کی بی بی اسے سلسلہ سے منافق بناتی ہے۔ کسی کا مال اسے بخل کی طرف کھینچکر اسے وصیت سے ہٹا دیتا ہے۔ کسی کی برادری کا لحاظ اور عزیزداریاں اُسے قربانیاں کرنے سے روک دیتے ہیں۔ کسی کی زبان کے مزے اور منہ کے چٹخارے اور جسمانی راحت کی طلب اسے تحریک جدید کی سادہ زندگی سے منع کر دیتے ہیں کسی کو اپنے بیٹوں کی دُنیا کمانے کی خواہش انہیں وقفِ اولاد برائے دین میں مانع ہو جاتی ہے۔ اور کسی کو بیٹیوں کی محبت ان کا غیر احمدیوں میں نکاح کر دینے کی محرک بن جاتی ہے۔ غرض کہاں تک تفصیل دی جائے۔ بات [illegible] آجاتی ہے۔ کہ بغیر اس دُنیا سے نفرت اور عداوت کیئے کے کوئی راستہ خدا کی طرف نظر نہیں آتا۔ اور بغیر اس ظلمت اور تاریکی سے نکلنے کے کوئی طریقہ اس نور کی طرف جانے کا دکھائی نہیں دیتا اور بغیر دل کی [illegible]

Digitized by Khilafat Library

سے ہر چیز ترک کر دینے کے غم اور موت سے رہائی نظر نہیں آتی۔ اور بغیر اس کی گرفت سے بھاگ جانے کے اس آخرت کے حصول کی کوئی صورت نہیں معلوم ہوتی۔ جو سراسر خیر اور سراسر ابقیٰ ہے۔ اور بغیر اس کی طرف سے بکلی مونہہ پھیر لینے کے وہ محبوب وہ دل کا پیارا وہ آنکھوں کا تارا وہ ہمارا مطلوب وہ ہمارا مقصود وہ ہمارا معبود ہم کو اپنی طرف راستہ ہی نہیں دیتا۔ پس کیا کریں۔ ایسی دُنیا کو جو زہر سے بڑھ کر اور اژدہے سے خوفناک تر اور سراسر تلخی اور اول سے آخر تک دکھوں اور تکلیفوں کا ایک مجموعہ ہے۔ اس سے زیادہ میرے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں، صرف مختصر طور پر ایک ایک دو دو حوالے آگے چل کر قرآن مجید سے اور احادیث نبویؐ سے اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیش کر دیتا ہوں۔ جو احمدیوں کے لئے مدار ایمان اور مدار نجات ہیں۔ اور جن کی ساری زندگی اور سارے اعمال کا انحصار انہی تین چیزوں پر ہے۔ اور پھر اس کے بعد عملی حصہ ترک دنیا کا کچھ ذکر کروں گا تاکہ جو دھوکے لفظی بحثوں میں پڑنے سے مبتدیوں کو لگ جاتے ہیں۔ ان کی اصلاح ہو جائے۔ اور جو غلط فہمیاں ان کا ذہن پیدا کرتا ہے۔ وہ عملی راستہ دیکھنے سے دور ہو جائیں۔ کیونکہ ترک دُنیا کے ہرگز یہ معنے نہیں۔ کہ کھانا پینا چھوڑ دو۔ بیوی بچوں کو گھر سے نکال دو۔ اور مکان سے نکل کر جنگل میں جا بیٹھو۔ کوئی سلام کرے تو جواب نہ دو۔ پاگلوں والی رہبانیت اختیار کر لو۔ بلکہ اس کے صرف یہ معنے ہیں۔ کہ "دُنیا کو بالکل اپنے دل سے اُتار دو اور جو حصہ اختیار کرو۔ وہ مجبوراً اور اتنا جو ضروری ہو اور جس کے بغیر تمہاری زندگی اور تمہارا کام قائم نہ رہ سکے۔ اور اس کی جگہ مقدم کر لو دین کو اور صرف دین کو اور دنیا کو صرف ایک خادم دین کی حیثیت سے رکھو نہ کہ اپنے نفس کی خادم یا اپنی جورو بنا کر یا آقا بنا کر یا خدا بنا کر۔"

پس یہی راستہ ہے جس پر انبیاء بھی اپنے آخری دم تک عامل رہے سوائے ان حالتوں کے جبکہ ان پر "معرفت الٰہی" نازل ہوتی۔ اور انہوں نے حکماً ان کو کچھ ضروری حصہ راحت اور آرام کا جوان کے کام کے لئے ضروری تھا۔ ان کو بتایا۔ اور جو ان سے بڑھے ان کو کہا۔ کہ اگر تم یہ نہ کھاؤ گے تو سزا ملے گی۔ یعنی بیمار ہو جاؤ گے اور کام خدمت دین کا نہ کر سکو گے۔ اور پھر جو ان سے بڑھے ان پر الہام نازل ہوا۔ اور ان کو نہ صرف جبر سے بلکہ قسمیں دے کر یوں کہا۔ کہ اے عبد القادر تجھے میری ذات کی قسم یہ کھانا کھا لے۔ اور تجھے میرے منہ کی قسم یہ کپڑا پہن لے۔ پھر جو ان سے بھی بڑھ گئے۔ ان کو خدا تعالےٰ کی وحی نے یوں کہا۔ کہ یاتون من کلّ فجّ عمیق و یاتیک من کلّ فجّ عمیق یعنی میں تجھے اپنے قادر مطلق خدا ہونے کا یہ نشان دیتا ہوں۔ کہ تیرے پاس ہر ملک کے لوگ ہر قسم کے تحفے لائیں گے اور وہ لوگ اور ان کے تحائف میرے وجود اور میری صفات پر ایک نشان ہونگے۔ تو ان کو اعلان کے ساتھ دنیا پر ظاہر کیجیو اور اعلان کر کے ان سے فائدہ اٹھائیو۔ کیونکہ اس میں تیرا اور تیرے ان نشانات دیکھنے والوں کا اور غیروں کا۔ سب کا ایمان بڑھیگا۔ اور ترقی کریگا۔ اور ان نشانات کے ذریعہ ایک جماعت مومنین کی پیدا ہوگی جو خدا کی اپنی فوج ہو کر اس کے دین کی خاطر جہاد کرے گی۔ مگر باوجود اس کے ان تحائف کو صرف بقدر ضرورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال کیا۔ اور ان کے دیکھنے والوں نے دیکھا۔ کہ نہ ان کو کھانے کا ہوش تھا نہ پہننے کا۔ بلکہ ایک استغراق تھا خدمت دین کا اور ایک ربودگی تھی عشق الٰہی کی۔ اور ایک بے خبری تھی دُنیا ومافیہا سے۔ جب آپ کھاتے تھے۔ تو اس وقت ان کو پتہ لگتا تھا۔ کہ کیا کھا رہے ہیں۔ جب کوئی کنکر ان کے دانتوں کے نیچے آجاتا تھا۔ اور پہنتے تھے تو اسوقت پتہ لگتا تھا۔ جب لوگ ان کو یہ بتاتے تھے۔ کہ حضور کے بٹن غلط کاج میں لگے ہوئے ہیں۔ اور جراب کی ایڑی اوپر کی طرف ہے اور جب بیوی اور بچوں کو دیکھتے تھے۔ تو ان کو اس نظر سے نہیں دیکھتے تھے۔ کہ یہ میری بیوی اور میرے بچے ہیں۔ بلکہ اس نظر سے کہ یہ وہ خدیجہ ہے جسے خدا نے خدیجتی کہہ کر اسے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اور یہ وہ محمود ہے جسے خدا نے کَاَنَّ اللّٰہَ کہا ہے اور یہ وہ بشیر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قمر الانبیاء فرمایا ہے۔ اور یہ وہ شریف ہے جسے اس نے عمر اللہ اور قاضی اور جانشین کہا ہے۔ اور یہ وہ مبارکہ ہے جسے اللہ تعالےٰ نے صاحب بخت برتر فرمایا ہے اور یہ وہ امۃ الحفیظ ہے جسے دخت کرام ہونے کا اعزاز دیا گیا ہے۔ پس اے عزیزو! ان انتہائی حالتوں کو اور ان الہامی احکام کو خود بخود اپنے اوپر چسپاں نہ کرو۔ جبتک تمہاری اپنی حالت ایسی نہ ہو جائے۔ اور تم سچے دل اور نیک نیت سے ابتدائی راستہ کی تکلیفیں ہمت کر کے اٹھا لوگے تو آخر ایک دن وہی معرفت تم پر بھی نازل ہوگی۔ اور تمہاری ہدایت کا سب بوجھ تم پر سے اٹھا لیگی۔ اور تم کو ہر قدم پر بتا دے گی کہ تم نے یہ کھانا ہے یہ پہننا ہے ایسی معاشرت کرنی ہے۔ اس وقت بیوی کے پاس جانا ہے۔ اس وقت نہیں جانا۔ پس اس وقت تک انتظار کرو اور جلدی نہ کرو۔ اور بحکم آیت۔ لاتمدن عینیک الی مامتعنا بہ ازواجاً منہم مفلس ہو کر امراء کی ریس میں نہ پڑو۔ اور غریب ہو کر بادشاہوں کی نقلیں نہ کرو۔ بلکہ اپنی حالت پر قانع اور قائم رہو۔ اور ان بادشاہوں کی ابتدائی زندگی پر نظر رکھو۔ اور خدا تعالےٰ سے دُعا کرتے رہو۔ یہانتک کہ تمہارے برتن میں دُنیا کا کوئی حصہ نہ رہے سو جوں جوں وہ برتن خالی ہوتا جائے گا۔ اور صاف ہوتا جائے گا۔ اتنی اتنی اس میں خدا کی محبت بھرتی جائے گی۔ اور جیسے جیسے تقوےٰ کامل ہوتا جائے گا ویسے ویسے عشق اس ذات باری کا اس ظرف کو پُر کرتا جائے گا کیونکہ فرمایا گیا ہے۔ کہ ع

خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ

پس تقوےٰ یا تزکیۂ نفس یا ترک دنیا کو کامل کرو۔ اور اس برتن کو بڑا کرو۔ تاکہ خدا کا عشق ملے اور کافی ملے۔ اور پھر اس کے بعد کسی استاد کے بتانے اور پڑھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ عشق خود استاد ہے۔ اور وہ خود بیماریوں کا طبیب ہے۔ اور وہ خود تزکیۂ نفس کرتا ہے۔ اور وہ خود راستے سلوک کے بتاتا ہے۔ جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علتہائے ما

پس اس درجہ تک ارادی تکلیف اٹھا کر ترک دنیا کا راستہ چلنا پڑے گا اس کے بعد جب عشق کا گھوڑا یا براق سواری کے لئے مل جائے گا۔ تو وہ خود راستہ جانتا ہے۔ تم کو اپنی پشت پر اٹھا کر اور اڑا کر جہاں تم جانا چاہتے ہو لے جائے گا۔ اور پھر مجاہدات میں تلخی کی بجائے حلاوت اور تکلیف کی بجائے راحت معلوم ہونے لگے گی۔ اور قرۃ عینی فی الصلوٰۃ اور ارحنا یا بلال اور ارحنا یا عائشہ اور اللھم بالرفیق الاعلیٰ کی آوازیں تمہارے دل سے بھی نکلنی شروع ہو جائیں گی۔ اور وہ کیفیات وصل ومعیت پیدا ہو جائیگی جو میں کسی دوسرے مضمون میں لکھ رہا ہوں۔ پس آنکھیں کھولو اور پڑھو ترک دنیا کی بابت ان آیات کو اور ان احادیث کو اور ان ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کو اور تسلیم کرو ان کو اور مجبور کرو اپنے نفس کو کہ وہ بھی ان کو قبول کرے۔ اور ان پر عمل کرے۔ تا آخرت کا خیال پیدا ہو اور اللہ تعالےٰ کا حسن وجمال نظر آئے۔ اور اس کی طرف راستہ کھلے۔ اور جہاد اکبر نصیب ہو۔ کیونکہ اس درگاہ میں بغیر قربانی اور جدوجہد اور جہاد کے کوئی باریابی اور کوئی داخلہ نہیں۔ اور وہاں کا اعلان ہمیشہ سے یہی تھا اور یہی ہے اور یہی رہے گا۔ کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین

Digitized by Khilafat Library

قرآن مجید اور ترک دنیا

(۱) زین للذین کفروا الحیوٰۃ الدنیا ویسخرون من الذین اٰمنوا۔ والذین اتقوا فوقھم یوم القیامۃ۔ یعنی دنیا کافروں کے لئے زینت دی گئی ہے۔ اور وہی اس کو پسند کرتے ہیں۔ اور مومنوں اور تارک الدنیا لوگوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مگر ایسے تارک الدنیا یعنی متقی لوگ قیامت میں ان سے بازی لے جائینگے اس آیت میں متقی بمعنی تارک الدنیا واضح طور پر آیا ہے۔

(۲) وما الحیوٰۃ الدنیا الا لعب ولھو وللدار الاٰخرۃ خیر للذین یتقون یعنے دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے۔ یعنی بے نتیجہ ہے۔ البتہ اس کا صرف وہ حصہ جو آخرۃ میں جاتا ہے۔ وہ تارک الدنیا لوگوں کے لئے مفید ہے۔

(۳) کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین یعنے کھاؤ اور پیو مگر ضرورت سے زیادہ نہیں۔ کیفیت میں بھی وکمیت میں بھی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ ایسے مسرفوں کو اپنی محبت نہیں دیتا۔

(۴) قل ان کان اٰباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین اے رسول تو مسلمانوں سے کہدے کہ اگر تمہارے بزرگ اور تمہاری اولاد اور تمہارے بھائی اور تمہاری بی بیاں اور تمہاری برادری اور تمہارے اموال جو تم کماتے ہو۔ اور تجارت جس میں گھاٹا ہو جانے کا خوف ہو۔ اور گھر جو تمہیں پسند ہوں۔ یہ سب اللہ اور اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ پیارے ہیں۔ تو انتظار کرو اور اپنے تئیں مومن نہ سمجھو۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کوئی فیصلہ کرے۔ اور ایسے بدعہد لوگوں کو اللہ تعالےٰ آخر اپنی طرف راہ پانے سے محروم کر دیتا ہے۔

(۵) ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ یعنے دعویٰ احمدیت کرتے ہی خدا تعالےٰ نے تمہاری جان اور تمہارا امال جنت کی قیمت میں لے لیا ہے۔ اور اب وہ تمہارا نہیں ہے۔ بلکہ تمہارے پاس صرف بطور امانت کے ہے۔ کہ جب مالک چاہے اور جتنا چاہے فوراً عند الطلب تمہیں اسی طرح دے دینا چاہیئے جسطرح تم اپنی امانتیں عند الطلب لوگوں سے واپس لے لیتے ہو۔ اگر کوئی امین تمہارا ذرا بھی ادائیگی میں دیر کرے تو اسے بے ایمان خائن چور ڈاکو اور بدذات کے نام سے پکارنے لگتے ہو۔ سو اسی طرح تم سمجھے جاؤ گے اگر ذرا سی دیر بھی ان امانتوں کی عند الطلب واپس کرنے میں کرو گے:

(۶) ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمانوا بھا والذین ھم عن اٰیٰتنا غافلون اولٰئک ماوٰھم النار بما کانوا یکسبون۔ یعنی جو لوگ ہمارا وصل اور رضا نہیں چاہتے۔ بلکہ دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے۔ اور ان کو اسی دنیا کی لذتوں پر اطمینان قلب حاصل ہو گیا۔ اور وہ ہمارے ان احکام ترک دنیا سے غافل ہو گئے تو ایسے لوگوں کو اپنے ان حالات کی وجہ سے سیدھا جہنم میں بھیجا جائے گا۔ یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ بندہ میری رضا حاصل کرے نہ کہ دنیا کے سُکھ راضی ہو۔ اور دنیا سے راضی ہونا اور اسے پسند کرنا جہنم میں جانے کے مترادف ہے۔

(۷) وفرحوا بالحیوٰۃ الدنیا وما الحیوٰۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا متاع یعنے لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو رہے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی زندگی تو آخرت کے لئے بطور پونجی کے ہے۔ اور جو حصہ دنیا کا آخرت کی پونجی نہیں بن سکتا۔ وہ برباد ہے بلکہ عذاب ہے۔

(۸) یا ایھا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحاً۔ یعنے اے رسولو صرف وہ پاکیزہ چیزیں کھایا کرو جن کے نتیجہ میں نیک اعمال زیادہ صادر ہوں۔ نہ کہ تمہارا چربا چڑھے اور شہوات بھڑکیں۔ اور دماغ میں آوارگی پیدا ہو۔ اور نمازوں اور عبادات میں سستی ہو۔ اور چندوں کے لئے روپیہ نہ بچے۔

(۹) والذین یبیتون لربھم سجداً وقیاماً۔ اللہ کے مقرب بندے اپنی رات عیش وعشرت میں نہیں گزارتے۔ بلکہ نمازوں میں گزارتے ہیں۔

(۱۰) یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحاً جمیلا۔ وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاٰخرۃ فان اللہ اعد للمحسنٰت منکن اجراً عظیماً۔ یعنے اے نبی اپنی بیویوں (یا مومنوں) کو کہدے (اور اسکی اتباع میں مومن بھی اپنی بیویوں کو کہدیں) اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں پھر تم کو اپنے سے جدا کرکے اور مال متاع دے کر رخصت کر دوں۔ کیونکہ اب فتوحات کی وجہ سے میں تم کو خوب مال دے سکتا ہوں۔ لیکن اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو چاہتی ہو۔ تو پھر میرے پاس ہی رہو گی۔ مگر دنیا اور اس کی زینت سے تم محروم ہو گی لیکن اللہ تعالےٰ اس کے بدلے یہ وعدہ کرتا ہے۔ کہ میں نے ایسی نیکوکار بیبیوں کے لئے لا انتہا اجر تیار کر رکھا ہے۔

(۱۱) الھٰکم التکاثر حتی زرتم المقابر ...... یعنی تم کو دنیا کی چیزوں کی کثرت کی حرص نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ موت آ گئی۔ اور جہنم میں داخل ہو گئے۔

(۱۲) زین للناس حب الشھوٰت من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذٰلک متاع الحیوٰۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب۔ قل ..... والمستغفرین بالاسحار یعنے انسانوں کو حسب ذیل خواہشات اچھی لگتی ہیں۔ عورتیں۔ اولاد کثرت سے سونا اور چاندی اچھے اچھے گھوڑے اور چارپائے۔ اور کھیتی کی زمینیں۔ یہ چیزیں بے شک دُنیاوی زندگی کا فائدہ ہیں۔ مگر جو ان سے لوٹ کر اچھی جگہ جانا چاہتا ہے۔ تو وہ جگہ بھی اللہ کے پاس ہے۔ اے رسول تو کہدے ان لوگوں سے کہ ان چیزوں سے اچھی چیزیں جو متقی لوگوں کے لئے خدا کے پاس ہیں۔ وہ جنتیں ہیں۔ جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ اور وہ فانی نہیں ہوں گی۔ اور نیک پاک بیویاں اور اللہ کی دائمی رضا ان کے لئے ہوگی اور اللہ تعالےٰ ایسے متقی بندوں کا خود نگران ہے۔ یہ لوگ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے رب ہم ایمان لائے۔ ہمارے گناہ بخش اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا (یعنی گناہ اور جہنم اسی دُنیا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے) یہ وہ لوگ ہیں۔ جو راستباز ہیں۔ اور فرمانبردار ہیں۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں۔ اور پچھلی راتوں کو اُٹھ کر استغفار کرنے والے ہیں:

(۱۳) اعلموا انما الحیوٰۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد ...... ذو الفضل العظیم۔ یعنی جان لو کہ دُنیا کی زندگی کھیل تماشا اور زینت ہے۔ اور آپس میں فخر کرنا اور کثرت مال اور اولاد کی خواہش کرنا ہے۔ جیسے مینہ برسے تو زمیندار چارہ کی فصل کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اور وہ بڑے زور شور سے اُگتی ہے۔ مگر جلدی ہی زرد ہو جاتی ہے۔ بلکہ ریزہ ریزہ اور نتیجہ عموماً تو اہل دُنیا کو عذاب شدید ہوتا ہے۔ اور مومنوں کو اسی میں سے مغفرت اور رضائے الٰہی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ جو عذاب شدید والے ہیں۔ ان کے لئے یہی دُنیا دھوکے کا سامان بن جاتی ہے۔ اور ان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ لیکن مومنوں کو ہم یہ حکم دیتے ہیں۔ کہ تم چھوڑو دُنیا کو اور بڑھے چلو۔ اور ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس دائمی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کی چوڑائی کی مانند ہے۔ اور وہ صرف ان مومنوں کو ملے گی جو اللہ اور رسول کی بات مانیں گے۔ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور وہ بڑے فضلوں والا ہے:

Digitized by Khilafat Library

(۱۴) واذ قلتم یاموسٰی لن نصبر علی طعام واحد ...... اور کیسے افسوس کی بات ہے۔ کہ تم میں سے بعض موسٰے (یا اس کے جانشین محمود) سے کہتے ہیں۔ کہ ہم تو ایک کھانے پر ہرگز صبر نہیں کریں گے!! یعنی تحریک جدید کا پہلا مطالبہ بھی پورا نہیں کرینگے!! تو خدا اس کے جواب میں ایسے لوگوں سے کہیگا کہ ضربت علیھم الذلۃ و المسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ کہ اچھا ان پر ذلت اور محتاجی کی مار پڑیگی اور خدا کا غضب ان پر نازل ہوگا!!!

(۱۵) ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہی ہے۔ جو زیادہ تارک الدنیا ہو

(۱۶) واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا۔ اور خدا تعالےٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کر اور کامل انقطاع دُنیا سے کرکے اس سے اپنا تعلق قائم کر سو یہاں ایک اور اصطلاح "ترک دنیا" کی بجائے استعمال کی گئی ہے۔ اور اس کا نام "تبتل" ہے اور تبتل کے معنے ہیں جھک جانا اور بالکل منقطع ہو جانا۔

بعض احادیث دربارہ ترک دنیا

(۱) الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب دنیا ایک لاشہ ہے اور اس کا طلب کرنے والا کتا ہے۔

(۲) کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل۔ دنیا میں اس طرح رہ جس طرح مسافر یا راہ گذر۔

(۳) تنکح المرأۃ لاربع لمالھا و لحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداک۔ یعنی کسی عورت سے نکاح چار غرض سے کیا جاتا ہے۔ مال کی وجہ سے۔ خاندان کی وجہ سے۔ خوبصورتی کی وجہ سے اور دین کی وجہ سے۔ پس اے بھلے مانس دین والی سے نکاح کر دین والی سے۔ یعنی دین کو مقدم کر اور ایک دیندار جس میں باقی کوئی خوبی نہ ہو۔ اسے ترجیح دے۔ باقی سب خوبیوں کے مجموعہ پر بھی۔ کیونکہ حسن اور خاندان خدا کے نزدیک کوئی چیز نہیں۔

(۴) ازھد فی الدنیا یحبک اللہ دنیا سے دل برداشتہ رہ۔ اللہ تعالےٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔

(۵) من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔ یعنی آدمی کا اسلام تب پسندیدہ ہوتا ہے۔ جب وہ انسان سب غیر ضروری چیزوں کو ترک کر دیتا ہے۔

باقی آئندہ

Digitized by Khilafat Library

مشہور بنگالی لیڈر بابو سرت چندر بوس سے ایک احمدی کی ملاقات

تبلیغ احمدیت کے مقدس فرض کی خصوصیت سے ادائیگی کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ قادیان نے یکم نومبر کا دن مقرر کیا تھا۔ اس روز ہر عاقل بالغ احمدی مرد و عورت نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور اگرچہ بعض اشرار کی طرف سے یہ کوشش کی گئی۔ کہ کوئی نہ کوئی فتنہ پیدا کرکے احمدیت کی تبلیغ میں رکاوٹ ڈالی جائے اور اگرچہ احرار نے طرح طرح کے اشتعال انگیز افعال کئے۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف عوام میں جذبہ منافرت پھیلانے کے لئے نہایت دل آزار اور فحش لٹریچر تقسیم کیا۔ مگر الحمد للہ احمدیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے جذبات کو قابو میں رکھا۔

یوم التبلیغ کے روز بنگال کانگرس کے صدر بابو سرت چندر بوس بھی چونکہ فلیٹی ہوٹل لاہور میں قیام پذیر تھے۔ اس لئے میں نے ان تک پیغام احمدیت پہنچانے کے لئے ان سے فلیٹی ہوٹل میں ملاقات کی۔ افسوس کہ میں اپنے ساتھ جماعت کے دیگر ذمہ دار حضرات کو نہ لے جاسکا میں نے مسٹر سرت چندر بوس کی خدمت میں جماعت کا تبلیغی لٹریچر پیش کیا۔ اور ایک پارہ اول (انگریزی مترجم) ان کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے لٹریچر لیتے ہوئے شکریہ کا اظہار فرمایا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ وہ آئندہ ضرور احمدیہ لٹریچر کو پڑھتے رہیں گے۔ چونکہ مسٹر سرت چندر بوس اردو بہت کم جانتے ہیں۔ اس لئے گفتگو انگریزی میں ہوتی رہی۔

آپ نے ارشاد فرمایا میں آپ کی جماعت کو تب سے جانتا ہوں۔ جب آپ کی جماعت کے والنٹیرز نے لاہور ریلوے سٹیشن پر آل انڈیا کانگرس کے پریذیڈنٹ پنڈت جواہر لال نہرو کا سواگت کیا تھا۔ آپ نے میرے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں نے آپ کی جماعت کا لٹریچر نہیں پڑھا اب آئندہ وعدہ کرتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کو پڑھوں گا۔ نیز فرمایا مجھے اتنا معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو اپنی تعلیم کا پرچار منظم طریق پر کرتی ہے۔ مجھے آپ کی جماعت کی امن پسندانہ روش بہت پسند ہے۔ آپ نے میرا اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کا پتہ نوٹ فرمایا۔ تاکہ آئندہ لٹریچر منگواتے رہا کریں۔ آپ نے آخر میں فرمایا۔ آپ کی جماعت کا نظم و نسق مجھے بہت پسند ہے۔ چونکہ مسٹر سرت چندر بوس نے مہاشہ کرشن مدیر پرکاش "ویر تاپ" کی کوٹھی پر دعوت چاء پر جانا تھا۔ اس لئے زیادہ گفتگو کا موقعہ نہ مل سکا۔ اور آپ نے اس کے لئے اظہار معذرت کیا۔

ویر بھارت ۵ نومبر نے لکھا ہے کہ مسٹر سرت چندر بوس نے مرزائیوں کو صاف جواب دے دیا۔ اور کہا کہ "میں سناتن دھرمی ہوں۔ میں مذہب تبدیل کرنا نہیں چاہتا۔" مگر اس قسم کا فقرہ انہوں نے کوئی استعمال نہیں کیا۔

(باقی کالم اول) ×

× "ویر بھارت" کی طرح ایک خبر لعنوان "مرزائیوں کے وفد کی مسٹر سرت چندر بوس سے ملاقات" احسان ۵ نومبر میں شائع ہوئی۔ احسان لکھتا ہے۔ "مہاشہ کرشن مدیر "پرتاپ" کی طرف سے بابو سرت چندر بوس کو فلیٹی ہوٹل میں دعوت چائے دی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ مرزائیوں کے ایک وفد نے جس میں شیخ الدین امیر جماعت مرزائیہ لاہور اور بابو فضل دین شامل تھے۔ بابو سرت چندر بوس سے ملاقات کی اور آپ کی خدمت میں مرزائی لٹریچر پیش کیا۔ بابو جی نے لٹریچر لیتے ہوئے کہا :- ہم "میں مذہب تبدیل نہیں کرنا چاہتا آپ کو تکلیف ہوئی ہے۔ جس کے لئے میں آپ سے معافی چاہتا ہوں" مگر مہاشہ کرشن مدیر "پرتاپ" نے بابو سرت چندر بوس کو دعوت چائے فلیٹی ہوٹل میں نہیں دی تھی۔ بلکہ اپنی کوٹھی واقعہ نسبت روڈ پر دی تھی۔ اور احمدیوں کا وفد نہیں گیا تھا۔ بلکہ میں اکیلا گیا تھا۔ اور بابو سرت چندر بوس نے ہرگز وہ فقرہ نہیں کہا۔ جو کہ "احسان" یا "ویر بھارت" میں شائع ہوا ہے۔

خاکسار عبدالعزیز خان - لاہور۔

اعلیٰ لباس عقلمندی کا نشان ہے اس لئے اعلیٰ دوکان بمبئی کلاتھ ہاؤس سے کپڑا خریدیں انارکلی لاہور

جماعتہائے احمدیہ نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

پاکپٹن

احباب جماعت کے دو گروپ بنائے گئے۔ جن میں سے ایک گروپ ٹیکوں پر سوار ہو کر بمقام تابر گیا۔ اور تمام دن تبلیغ کرتا رہا۔ دوسرا وفد چودھری غلام احمد خان صاحب امیر جماعت کی زیر قیادت پاک پٹن میں تبلیغ کرتا رہا۔ ..۔ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ (سکرٹری)

بنوں

یکم نومبر صبح احباب جمع ہوئے۔ اور تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور شام تک تبلیغ کرتے رہے۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

خاکسار ظہور الحسن

امراؤتی

یکم نومبر یوم التبلیغ بڑی خوبی سے منایا گیا۔ زبانی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ ایلچپور میں جو امراؤتی سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور پرتواڑہ میں جلسے تک مسلمانوں۔ عیسائیوں اور جامع مسجد کے امام کو پیغام حق پہونچایا گیا۔

خاکسار صالح محمد

محمود آباد فارم (سندھ)

محمود آباد اور بشیر آباد کی جماعتوں کو سات وفود میں تقسیم کیا گیا۔ جنہوں نے اپنے مقررہ حلقوں میں نہایت سرگرمی اور مستعدی سے تبلیغ کی۔ سوائے ایک جگہ کے باقی ہر جگہ لوگوں نے خوشی سے ہماری باتوں کو سنا۔ خاکسار ڈاکٹر احمد الدین

سرگودھا

یکم نومبر یوم التبلیغ کے موقعہ پر احباب جماعت کے ۹ گروپ بنائے گئے جنہوں نے شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغ کی علاوہ ازیں تین صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ مستورات نے بھی مختلف گھروں پر جا کر تبلیغ کی اور بچوں نے شہر میں اور اسٹیشن پر ٹریکٹ تقسیم کئے۔ خاکسار عطاء اللہ

کمال ڈیرہ (سندھ)

یوم التبلیغ کے موقعہ پر کمال ڈیرہ۔ جتوہ وغیرہ۔ ہیسروں کے گوٹھ میں ۱۲ احمدیوں کو تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

خاکسار۔ محمد سہیل

بھینی

جماعت احمدیہ بھینی شرقپور نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر حلقہ بندی کر دی تھی۔ خدا کے فضل و کرم سے دوستوں نے اپنے اپنے حلقہ میں اچھی تبلیغ کی۔ ٹریکٹ آسمانی آواز اور احمدیت کیا ہے بھی تقسیم کئے گئے۔ خاکسار محمد انور

میانوالی خانا نوالی

دوستوں کو وفود کی صورت میں اردگرد کے دیہات میں بھیجا گیا۔ ایک صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور قریباً ڈیڑھ صد آدمیوں کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ خاکسار رحمت خان

کالا گوجراں

۱۴۰ افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی۔ اور ۳۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ایک جگہ وفات مسیح پر قریباً تین گھنٹہ گفتگو جاری رہی۔

خاکسار عبد القیوم

لکھنؤ

جماعت احمدیہ لکھنؤ کا یوم التبلیغ بہت کامیاب رہا۔ شہر کے مختلف حلقے پہلے ہی تجویز کر لئے گئے تھے۔ ہر حلقہ میں دو دو تین تین دوستوں نے صبح سے شام تک تبلیغ کی۔ بہت سا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ ایک مولوی صاحب کو غیر احمدی صاحبان مولوی عبد المالک صاحب کے مقابلہ میں لائے۔ مگر وہ مولوی صاحب ہنس کر ٹال گئے۔ کسی قسم کا ناگوار واقعہ نہیں ہوا۔

شام کے وقت ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی عبد المالک صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔ غیر احمدی حاضرین تقریر نہایت خاموشی سے سنتے رہے۔ سکرٹری

کیمل پور

جملہ احباب جماعت احمدیہ نے صبح سے شام تک نہایت سرگرمی سے تبلیغ کی۔ حلقہ جات پہلے سے تجویز کئے گئے تھے۔ جن میں تبلیغ کی گئی۔ کیمل پور شہر و چھاؤنی کے علاوہ دیہات میں بھی تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ احمدیت کیا ہے۔ اور آسمانی آواز قریباً دو صد تقسیم کئے گئے۔

خاکسار۔ جان محمد

بھیرہ

احباب کو مختلف وفود کی صورت میں بھیرہ کے تمام محلوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا اور کاروباری دوستوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے تھے۔ اردگرد کے چھ چھ میل تک کے دیہات میں پیغام احمدیت پہونچایا گیا۔ قریباً ..۸ مختلف قسم کے ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ خاکسار محمد فضل الٰہی

کپور تھلہ

۱۲ احباب نے مختلف دیہات میں اور خاص کپور تھلہ میں بذریعہ ٹریکٹ اور زبانی تبلیغ کی۔ تبلیغ کا بہت امید افزا اثر ہوا۔ خاکسار عبد المجید خان

انبالہ

قریباً تمام دن لوگوں کو تبلیغ کی گئی ۹۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ انبالہ چھاؤنی کے دوستوں نے چھاؤنی میں تبلیغ کی۔

خاکسار محمد بخش سکرٹری

منٹگمری

جماعت کے گیارہ وفود بنائے گئے جو شہر اور اردگرد کے علاقوں میں بھیجے گئے۔ احباب سارا دن تبلیغ میں مشغول رہے۔ خاکسار نے گھر پر قریباً دس غیر احمدی دوستوں کو بلا کر دعوت طعام دی۔ اور تبلیغ کی۔ سوائے ایک دو کے باقی سب اچھا اثر لے کر گئے۔

خاکسار غلام حسین چاولوی

کھور باجوہ

یوم التبلیغ کے موقعہ پر احباب جماعت بعد دعا بصورت وفود دو دو تین تین ہو کر اردگرد کے دیہات میں تبلیغ کے لئے گئے۔ اور چودہ دیہات میں تبلیغ کی۔

خاکسار عمر الدین

شاہدرہ

انجمن احمدیہ شاہدرہ کے بیس افراد نے دس مقامات پر دو صد غیر احمدیوں کو زبانی اور بذریعہ ٹریکٹ آسمانی آواز اور احمدیت کیا ہے تبلیغ کی۔ سب نے شوق سے ہماری باتوں کو سنا۔ اور ٹریکٹ لئے۔ خاکسار الہدین

شاہ مسکین

یوم التبلیغ کامیابی کے ساتھ منایا گیا پانچ صد کے قریب غیر احمدیوں کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ دو غیر احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہوئے

خاکسار ولایت شاہ

ملتان

باوجود موسم خراب ہونے کے احباب نے یوم التبلیغ نہایت سرگرمی سے منایا۔ دوستوں نے فرداً فرداً اور وفود کی صورت میں اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کی۔ اور پانصد کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ پبلک مقامات مثلاً لائبریریوں۔ ریڈنگ روم۔ ریلوے سٹیشن وغیرہ پر خاص طور پر تبلیغ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے۔

نامہ نگار

ننکانہ صاحب

حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر ننکانہ صاحب اور چک ۵۶۵ میں مردوں عورتوں اور بچوں کے کئی سو کے مجمع میں تین تقریریں کیں۔ حافظ صاحب نے پنجابی زبان میں ارکان اسلام کی تشریح کی۔ اور رسومات قبیحہ اور بدعات شنیعہ کو ترک کرنے کی نصیحت فرمائی

دہلی ہاؤس قادیان

نئے سائیکل بجلی کے پنکھوں اور ہر قسم کی مرمت کے لئے قادیان میں سب سے پہلی اور مشہور فرم ہے

محمد اسمٰعیل صدیقی پروپرائٹر

Digitized by Khilafat Library